رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

إنه آوى القرية

الحکم

چو گویم باتو گر از سیاد قادیان بینی	زدا یعنی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

(قیمت پیشگی سالانہ) (۱) عوام سے ۵ (۲) خواص معاونین سے ۱۰ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر اہل والوں سے ۶ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۲ ۱۲

فہرست مضامین

(۱) استفسار اور ان کے جواب صفحہ اول
(۲) گلدستہ معنی بزرگان ملت کے کلام کو تاکون گل ۲
۳۔ تفسیر القرآن من مسیح الزمان صفحہ ۳ و ۴
۴۔ حضرت حجۃ اللہ کی تقریر جلسہ الوداع کی تقریب ۵
۵۔ حضرت مسیح الزمان کی ڈائری صفحہ ۶
۶۔ جس معاشرت پر اعلیٰحضرت حبیب اللہ کا ایک خط " "
۷۔ قہری نشان زلزلہ پر اخبار کیا کہتے ہیں ۷ و ۸
۸۔ نشان زلزلہ کے خطوط صفحہ ۹ و ۱۰
۹۔ کفر تو تھا خدا خدا کر کے " ۱۱
۱۰۔ اپنے مطلب کی نظم " "
۱۱۔ دار الامان کا ہفتہ۔ تازہ الہامات و کشوف " ۱۲
۱۲۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں " "
۱۳۔ ایک عام جواب صفحہ ۱۳ (۱۴) ایک گل تفتیش " "
۱۵۔ تبلیغ حق صفحہ ۱۳۔۱۴ (۱۶) اشتہار " ۱۳
۱۷۔ رسید زر آمدنی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان " ۱۳
۱۸۔ اشتہارات " ۱۴

نمبر ۱۳ | دار الامان قادیان مورخہ ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء مطابق ۱۱۔ صفر ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

استفسار اور انکے جواب

(از حکیم الامۃ)

استفسارات

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جناب کا طریق عمل دربارہ سورۃ فاتحہ خلف الامام آمین بالجہر رفع یدین کیا ہے۔

۲۔ نماز شام میں اکثر لوگ تیسری رکعت کے رکوع کے بعد دعائے رفع طاعون پڑھا کرتے ہیں اس طرح کہ امام آواز بلند پڑھتا رہتا ہے اور مقتدی باواز بلند آمین پکارتے ہیں کیا یہ امر بموجب حدیث شریف درست ہے۔

۳۔ وبار طاعون میں مسلمان کی موت شہادت ہے یا کیا

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مریدوں کو غیر مسلمانوں کے ساتھ مل کر باجماعت نماز ادا کرنی چاہئے یا نہیں۔

راقم مہر الدین مدرس مدرسہ میانونڈ ڈاکخانہ خاص میانونڈ ضلع امرتسر

جوابات

۱۔ سورۃ فاتحہ خلف الامام کو ہم فرض سمجھتے ہیں ضروری پڑھنی چاہئے۔ میں بھی پڑھتا ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی پڑھتے ہیں آمین بالجہر کو ہم پسند کرتے ہیں لیکن یہ موقوف ہے انسان کے دلی جوش پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب تعلقات شدید ہوں دل میں دعا کے لئے جوش، اضطراب اور کرب ہو تو بے اختیار انسان چلا اٹھتا ہے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل ایسی اضطراری حرکات سے مستثنے ہوتے ہیں انکے دل میں جوش، اضطراب، تذلل، انکسار سب کچھ ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے حضور روتے چلاتے ہیں لیکن پاس والا معلوم نہیں کر سکتا۔ ہم کبھی بالجہر کرتے ہیں کبھی نہیں بھی نماز دونو طرح ہو جاتی ہے مگر سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے پر نماز نہیں ہوتی۔ رفع یدین کو روا یتاً قوی جانتے ہیں عملاً ترک بھی ثابت ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے کی بھی ہے۔ اور عام طور پر نہیں کرتے ہیں۔ اور دونوں حالتوں میں نماز کا ہو جانا مانتے ہیں

۲۔ اس طریق پر دعا مانگنا درست ہے اور نزول حوادث کے وقت ثابت ہے۔

۳۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کی موت شہادت ہے لیکن ایمان ایک ایسی شے ہے کہ اس کا پورا اور اصل حال اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ یعنے اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ کون مومن ہے کون نہیں

۴۔ غیر مسلمان کے ساتھ تو کسی کو بھی نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ ایک احمدی کو غیر احمدی کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں تو یاد رکھو کہ اگر احمدی امام ہو تو اسکے مقتدی خواہ غیر احمدی ہوں یا احمدی ایک احمدی انہیں شامل ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اگر امام غیر احمدی ہو تو ایک احمدی کو اسکے پیچھے نماز پڑھنی نہیں چاہئے۔ اسکے متعلق خود حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحفہ گولڑیہ میں یہ عبارت لکھی ہے۔

اس کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ تکفیر کرنیوالے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص انکے پیچھے نماز پڑھے کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے پس یاد رکھو کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنے جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑیگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا پس تم ایسا ہی کرو کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اس لئے آسمان پر اسکی عزت نہیں۔

مراۃ الجہاد

یہ عجیب و غریب کتاب مسئلہ جہاد کی حقیقت پر سید وزارت حسین صاحب احمدی نے لکھی ہے جسمیں پنڈت لیکھرام کے رسالہ جہاد کا مفصل جواب بھی ہے یہ کتاب اس مضمون پر جامع اور مبسوط ہے تین سو سے زیادہ صفحہ کی پہلی جلد شایع ہوگئی ہے قیمت عہ علاوہ محصول ہے دفتر الحکم یا سید وزارت حسین احمدی اورین ڈاکخانہ ونجیرہ ضلع مونگیر سے منگوا لیں

مین فجر کی نماز کے لئے وضو کر رہا تھا - اور ہاتھ دہونے کے بعد کلی کرتا تہا کہ زمین مین دہمک سی محسوس ہوئی - مین نے خیال کیا کہ کسی چلنے والے کا پاؤن کسی دہمک چہت کے ذریعہ محسوس ہوئی - لیکن اسکے بعد فوراً ہی سخت خطرناک حالت ہو گئی - کہ سارا کا سارا مکان ایک پتنگ کی طرح کانپنے لگ گیا - اور مین حواس باختہ سا ہو گیا مین نے اس سے پہلے اپنی آنکہون کبہی بہونچال آتا نہ دیکہا تہا - یہ پہلا ہی موقع تہا - بیٹہے بیٹہے تو کلمہ شریف اور استغفار پڑہنا شروع کیا اور سمجہ گیا کہ بہونچال ہے - اور اس کے بعد دونون ہاتہ اٹہا کر بآواز بلند یہی کہتا رہا - کہ ہمارے رب ہمپر رحم کر - ہماری توبہ - قریباً یہ کوئی ۶ بجے کا وقت تہا - مکان سب کے سب کانپ رہے تہے اور خطرناک شور شہتیرون مین برپا تہا کسی کو اپنے بچنے کا پورا یقین نہ تہا - سب خیال کرتے تہے کہ بس اب مکان گرا - اور مرے - افسوس کہ شہر مین گاؤن کی طرح کوئی ایسا موقع نہین ہے - کہ ایسے خطرناک موقع کے وقت اپنے مکان سے نکل کر باہر کہلے صحن یا میدان مین ہو جاوے اگر اپنے مکان سے باہر نکلے - تو دوسرے بیچارو نطرف بلند مکان ہین انکے گرنے سے دب جانے کا اندیشہ ہے اور ایسے سخت خطرناک حادثہ سے مبتلا ہو جانے سے بسا اوقات انسان کو مفر کی کوئی تدبیر ہی نہین سوجہتی ہے - اور جو سوجہی بہی تو اقتضاء وقت - سچ تو یہ ہے کہ مجہے تو کچہہ پتہ نہین کہ کتنے منٹ تک رہا لیکن لوگ بیان کرتے ہین - کہ قریب دو منٹ کے رہا - اور بعض لوگ تو قریب سات آٹہہ منٹ کے بیان کرتے ہین - لیکن یہ مبالغہ ہے -

بڑے بڑے عالیشان مکان پہٹ گئے گر پڑے اور چکنا چور ہو گئے - قریباً سب مکانون کی بنیادین ہل گئین - کوئی مکان پختہ سے پختہ بہی ایسا نہ ہوگا - کہ جسمین کوئی دراڑ نہ آئی ہو - جو مکان پہٹ گئے اور چہتین چر گئین اور دراڑ آ گئے - ان کا تو کوئی شمار ہی نہین اور جو گر گئے وہ بہی بے گنت ہین - عالیشان دفترون کی عمارتیں گر گئین - ڈی - سی - ایس کا دفتر گر گیا - ورکس شاپ اور ٹون ہال اور لارنس ہال اور سنہری مسجد کے دو نو مغربی منار گر گئے لاٹ صاحب کا دفتر فیناشل کا دفتر پہٹ گئے

بہت سے لوگ مکان کے نیچے آ کر مر گئے - اور بہت سے زخمی ہوئے - شہر مین جو مکان گرے انکا تو کوئی شمار ہی نہین - بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ زیادہ ۴۰ آدمی مرے ہین - لیکن پختہ بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ پچیس آدمی مرے ہین - اور جو زخمی ہوئے ہین - وہ ان کے علاوہ - وزیر خان کی مسجد کے منار سنا ہے کہ جہک گئے ہین - مینے خود اپنی آنکہون ابہی نہین دیکہے مگر یہ سنا پختہ بات ہے - سنا ہے کہ شملہ کا نیا ۵ گر گیا ہے اور ایک چیف کورٹ کے مترجم نے کل مجہے بتایا تہا - کہ مینے سنا ہے کہ ڈیلی کمشنر کو تار آیا ہے - کہ

مری نگر تباہ ہو گیا -

الغرض خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہمارے رب نے ہمین بالکل محفوظ رکہا - اور ہر ایک قسم کی تکلیف سے بچایا اور مکان کو بہی ہر ایک طرح سے محفوظ رکہا - کل جہانتک خبر ملی ہے لاہور کی جماعت احمدیہ مین بہی ہر ایک طرح کے خداوند کریم کے فضل و کرم سے خیریت ہے - اور سب میرے احمدی احباب بخیریت ہین - باہر کے اور قادیان کے ہمارے احمدی بہائیون کے لئے میرا خیال ہے کہ خدا نے انکو بہی اپنی حفاظت خاص مین رکہا ہو - آپ مہربانی فرما کر حضور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپنی اور اپنے بچون کی اور ہمارے قادیان کے دوسرے احمدی احباب کی خیر خیریت سے ہمین مطلع فرماوین - تا کہ تسلی ہو - اگر ہو سکے تو حضور کی خدمت مبارک مین میرا یہ خط پڑہ کر سنا دیا جاوے - تا کہ آپ ہماری حالت پر رحم فرما کر ہمارے لئے اور زیادہ فرماوین - اپنی خیر خیریت مجہے ضرور پہونچا دین - امید ہے کہ قطعہ دعا الہامیہ کا ضرور پہونچا ہوگا - والسلام - خاکسار محمد نصیب احمدی از لاہور - ۵ - اپریل ۱۹۰۵ء

(۵) - بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

جناب مسیح موعود و مہدی مسعود و حجۃ اللہ علے الارض دام ظلکم -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ماہ مئی ۱۹۰۴ء ہر رنگ مین پورا ہو رہا ہے - اگر کوئی منکر تعصب اور ہٹ دہرمی کو چہوڑ کر اس ایک ہی الہام پر غور کرے - تو وہ حضور پر قربان ہونے کو طیار ہو جاوے -

عفت الدیار محلہا و مقامہا -

یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانیگا یہ نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی اور نہ عارضی سکونت امن کی جگہ - یہ الہامی پیشگوئی عزوجل ہر رنگ مین پورا کر رہا ہے -

(۱) پلیگ سے لوگ تباہ ہوتے تہے - اب کی تعداد اموات بتا رہی ہے کہ پچہلے سالون سے تعداد کسقدر بڑہ کر ہے -

(۲) لوگ امن کے واسطے گہرون سے باہر نکلا کرتے تہے - سو اس سال اس الہامی پیشگوئی کے پورا کرنے کے واسطے جاڑا اس کثرت سے پڑا - کہ گہرون سے باہر نکلے ہوئے لوگون کو سخت سردی کے سبب پہر واپس گہرون مین واپس آنا پڑا یہ اثر آدمیون تک ہی محسوس نہین رہا - بلکہ درختون تک کو رے نے جہلس دیا - اور پرندون اور درندون کے رہنے کی جگہ نہ رہی - ہمارے ضلع مین آم کی فصل کثرت سے ہوئی تہی - جس فصل پر لوگون کی آمدنی کا بہت مدار تہا - آم پر یہ اثر ہوا کہ اکثر آم تو جڑ تک سوکہ گئے - اور جو زیادہ عمر کے تہے انکو کئی سال تک فصل کے ناقابل بنا دیا -

(۳) مورخہ ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء کو عذاب بہونچال کی شکل مین اس الہامی پیشگوئی کو سچا کرنے کو نازل ہوا - جس نے مخلوق اور مکانون اور ہر قسم کی چیزون کو تباہ کر دیا - ہر طرف سے متوحش خبرین آ رہی ہین - پہاڑی لوگ پلیگ سے بچے ہوئے تہے - اب بہونچال نے کانگڑہ اور بہاگسو وغیرہ کو بہی تباہ کر دیا -

غرض کہ اس الہامی پیشگوئی نے مستقل اور عارضی کوئی جگہ بہی آرام کے قابل نہین چہوڑی -

آخر مین فدوی کی التماس ہے - کہ حضور کمترین کے حق مین دعا کرین - کہ اللہ جلشانہ فدوی کی کمزوریان دور کرے - اور حضور کے اقرار بیعت مین سچا ثابت کرے -

کمترین غلام نبی احمدی مدرس دوم مدرسہ پور ہیران متصل ضلع ہوشیارپور
۶ اپریل ۱۹۰۵ء

۶ - برخوردار - السلام علیکم - ایک کارڈ مین کچہہ حالات زلزلہ لکہہ چکا ہون - اب یہقدر تفصیل کے ساتہ لکہتا ہون - تحصیل کانگڑہ کا کل علاقہ اور تحصیل پالم پور کا کل علاقہ تحصیل ڈیرہ گوپی پور کا ایک حصہ اور تحصیل ہمیرپور کا اوس کے ساتہ ملتا ہوا حصہ بالکل تباہ ہو گیا ہے - اس ضلع مین قیامت برپا ہو گئی ہے - میرے مکان کو بعض جگہ دراڑین آ گئین - لیکن بفضل خداوند کریم مین - عبد الحمید خان - غلام نبی ہم تینون بخیریت ہین ضلع کا صدر مقام دہرم سالہ یا بہاگسو ہے - جیسے ضلع کانگڑہ بولا جاتا ہے ورنہ کانگڑہ سے دس بارہ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے - دہرم سالہ مین سوائے خزانہ کے کوئی مکان نہین بچا - ڈاکخانہ تارگہر سب تباہ ہو گئے - ابہی روز سے ڈاک کی آمد و رفت دہرم سالہ و کانگڑہ بند ہے - یورپین افسران سول - مسٹر سوائی صاحب - افسر مال و مسٹر ٹیک مہتمم خزانہ و ڈسٹرکٹ جج (جس نے ۴ - اپریل کو چارج لیا) طعمہ نہنگ اجل ہوئے - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دورہ پر تہے - اسلئے بچ گئے - اونکی میم صاحبہ و بچون کے راہی ملک عدم ہوئی - فوجی انگریزون مین سے بہی شاید ایک آدہ بچا ہوگا - فوج کے بہائیون کا بڑا نقصان ہوا جو جانین باقی بچ گئی ہین وہ ہوکون مرتی ہین کانگڑہ کا تحصیلدار - اور نائب تحصیلدار اپنے اہل و عیال سمیت دبکر مر گئے - نائب تحصیلدار نے اپنے بہائی کا کنبہ بہی یہان منگایا ہوا تہا - اون کے گہر مین ایک معروف خادمہ کے سوائے کوئی نہین بچا - نائب تحصیلدار پالم پور کے دو لڑکے مر گئے - خود بال بال بچ گئے - خاص کانگڑہ مین دیوی کا مندر بیخ و بن سے اوکہڑ کر معدوم ہو گیا - تحصیل پالم پور - تحصیل کانگڑہ - علاقہ چنگر تحصیل ڈیرہ گوپی پور اور اوس کے ساتہ کے ملتے ہوئے علاقہ تحصیل ہمیرپور مین شاذ و نادر کوئی گہر رہ گیا ہوگا جو نہ گرا ہو ہزار ہا خاندان بالکل تباہ ہو گئے - ہر طرف لاشین ہی لاشین ہین - قصبہ جوالا مکہی مین بہت نقصان ہوا مندر کی ڈیوڑہی گر گئی - اور کچہ حصہ مندر کو بہی نقصان پہونچا مندر کے قریب ایک نالہ تہا جسکے پل پر سے گذر کر جاتری لوگ مندر مین داخل ہوتے تہے - وہ پل بہی گر گیا اور قصبہ کے باشندون کے علاوہ دور دراز حصہ ملک سے آئے ہوئے جاتری لوگ مکانات کے نیچے دبکر مر گئے - مگر اس ہیولناک صورت ذات سے اونکی کچہ اندازہ ہو سکی ہر ضلع کے لوگ فخر کیا کرتے تہے کہ اس ضلع مین طاعون داخل نہین ہوتی - یہہ ضلع بالکل محفوظ ہے حالانکہ طاعون زدہ علاقون سے لوگ جوالا مکہی و کانگڑہ والی دیویون کی پرستش کو آتے ہین - کوئی کہتا تہا کہ یہ کانگڑہ والی دیوی کی مہربانی ہے - کوئی کہتا تہا کہ آستانہ والی دیوی کی طفیل سے ہے - کوئی باقی دیویون کا سبب بتلاتا تہا اور بعض نئے خیالات کے لوگ مگر معدودے چند یہ کہتے تہے کہ آب و ہوا اچہی ہے اور آبادی متفرق طور پر ہے اسلئے طاعون کا اثر نہین ہوتا - مگر یہ سب انکی دہرمی اور ایسا

راقم عبدالعزیز - از ڈیرہ گوپی پور ضلع کانگڑہ - ۸ - اپریل ۱۹۰۵ء

کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے

قرآن کریم پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی متفق علیہ تعلیم جسکی اشاعت کیلئے وہ مبعوث ہوتے ہیں ہمیشہ یہی رہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو جو تمام قسم کی ذہنی۔ اخلاقی اور روحانی ترقیوں کی جڑھ ہے قایم کریں اور انکی بعثت ہمیشہ ایسے وقت میں ہوا کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی توحید دنیا سے گم ہو جاتی ہے اسوقت اللہ تعالیٰ ایک شخص کو جو اپنے وقت کا آدم ٹھہرتا ہے پیدا کرتا ہے جو اس گم شدہ خدا کو پھر دکھا دیتا ہے اور پکار کر کہتا ہے

آن خدائے کہ ازو اہل جہان بیخبر اند
بر من او جلوہ نمود است گر اہلی بپذیر

مامور کا وجود خدا نما اور اسکی مجلس خدا نما مجلس ہوتی ہے لیکن یہ بھی سنت اللہ ہے کہ جب کوئی ایسا مامور دنیا میں آتا ہے تو چونکہ دنیا کی اخلاقی۔ روحانی حالت مسخ ہو چکی ہوتی ہے اسلئے وہ صبر اور غور کے ساتھ اسکی باتوں کو سننے کی بجائے اس پر ہنسی کرتے اور ٹھٹھے مارتے ہیں جیسا کہ خود خدا تعالیٰ نے کی مجید کتاب شہادت دی ہے

یا حسرۃً علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون

پس یہی استہزا شوخی اور شرارت اللہ تعالیٰ کے غضب کو برانگیختہ کرنے والی ہوتی ہے اور پھر دنیا پر کسی نہ کسی رنگ میں عذاب الٰہی شروع ہو جاتا ہے اور وہ بہتوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس امر کو بخوبی یاد رکھنا چاہیئے کہ نرا انکار جو محض سادگی اور لاعلمی سے ہو خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والا نہیں ہوتا بلکہ آیات اللہ کے نزول اور اتمام حجت کے بعد شوخی اور شرارت مامور کی تبلیغ پر استہزا آیات اللہ کی تحقیر غضب الٰہی کے بھڑکانے کا موجب ہوتے ہیں۔ اور اسکے ساتھ وہ اسباب اور مواد جمع ہو جاتے ہیں جنکا لازمی نتیجہ غضب الٰہی ہوتا ہے اسی سنت اور قاعدہ کے موافق اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا مامور آیا ہے اسکو مبعوث ہوئے مارچ ۱۸۸۲ء سے لیکر مارچ ۱۹۰۵ء تک تئیس سال ہو چکے اس عرصہ میں مختلف رنگوں اور ذریعوں سے اس نے ملک پر اتمام حجت کی اور دنیا کو ایک خدا کی طرف بلایا مجھے ضرورت نہیں کہ اس ملک کی اخلاقی اور روحانی حالت پر بحث کروں۔ یہ یقینی اور مسلم امر ہے کہ انڈیا میں خصوصیت کے ساتھ خدا پرستی کا نام و نشان مٹ چکا تھا اور اللہ تعالیٰ کو دنیا بھول گئی تھی۔ اسکی جگہ چند [?] مصنوعات نے لے لی تھی۔ اور سلطنت کی طرف سے امن اور ہر قسم کی آسایش اور عیش کے سامانوں کی افزونی نے لوگوں کو دلیر اور بیباک بنا دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑ دینا ایک معمولی امر سمجھا گیا تھا اور فسق و فجور نے یہاں تک ترقی کی کہ اسکی تشریح کرتے ہوئے بھی مجھے شرم آتی ہے۔ ملک کے اخلاقی مذاق کو بگاڑنے کے واسطے ہزاروں ہزار مخرب اخلاق ناولوں کا ذخیرہ طیار کیا گیا۔ اور اخبارات کے لٹریچر کو گندے اور ناپاک لطیفوں سے متعفن بنایا گیا۔ عیاشی اور اوباشی کی ترقی کیلئے جسقدر اشتہارات ادویات کے نکل رہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں غرض ہر طرح سے ملک کی حالت زبون اور ناپاک ہو رہی تھی۔ ایسی حالت بالطبع تقاضا کرتی تھی کہ خدا تعالیٰ کی قہری تجلی نازل ہو کر اس لعنتی نسل کو دنیا سے مفقود کر دے چنانچہ خدا تعالیٰ کے اس مامور نے براہین احمدیہ کے زمانہ سے لیکر اب تک اس نسل کو ڈرایا مگر اس سے فائدہ اٹھانے والے بہت ہی کم نکلے۔ اور اسکی ان باتوں کو خیالی ڈھکوسلے قرار دیا (استغفر اللہ) سب سے اہم امر جو اسکی بعثت کا قرار دیا گیا تھا وہ کسر صلیب ہے یعنے مخلوق پرستی اور مردہ پرستی کو کچل ڈالنا۔ صلیبی مذہب کی شان و شوکت کے آگے باقی تمام مذاہب باطلہ ہیچ ہیں اسلئے اسکا ذکر کیا گیا۔ یہی وجہ تھی کہ ابتدائے ماموریت کے ایام میں جبکہ وہ ابھی گوشہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا اسے یہ الہام ہوا تھا۔

خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس

یہ الہام صریح دلالت کرتا ہے کہ توحید کے قایم کرنے کی ازبس ضرورت ہے اور پھر اسی مناسبت اور ربط کلام کی وجہ سے اس مامور کو کہا گیا۔

انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی

نادانوں نے اس قسم کے الہامات پر اعتراض کئے اور انکو مشکوک کرنے کی کوشش کی حالانکہ اگر وہ ملک کی حالت پر اجمالی نظر کرتے تو انہیں یقین آ جاتا کہ لاریب اسوقت

آدم توحید

کے پیدا ہونے کی سخت ضرورت ہے مگر زمانہ کے امن اور عیاشی کے نشے نے آنکھوں کو بند کر رکھا تھا اور دل و دماغ تاریک ہو چکے تھے۔ وہ ان خوبیوں پر نظر نہ کر سکے اور نہ اسکی باتوں کو سمجھ سکے۔ آخر جب خدا تعالیٰ کی توحید پر سخت حملے کئے گئے اور اس وجود کو جو خدا نے وحید و فرید کرا اپنی توحید اور عرش کیطرح عزیز تھا دکھ دیا گیا۔ تو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کے موافق طاعون کے سوا دوسری قہری تجلی زلزلہ کی نازل کی۔ اور اس نے اس بت کو جو انڈیا بھر میں زیادہ ممتاز سمجھا جاتا تھا کچل ڈالا۔ یہ بت جوالامکھی کا بت ہے۔ میں جب اس مقام پر پہنچا۔ تو ناگاہ میری طبیعت سرعت سے ان آیات کی طرف متوجہ ہو گئی۔

ولقد کذب اصحٰب الحجر المرسلین۔
واٰتینٰہم اٰیٰتنا فکانوا عنہا معرضین۔
وکانوا ینحتون من الجبال بیوتا
اٰمنین۔ فاخذتہم الصیحۃ مصبحین۔
فما اغنی عنہم ما کانوا یکسبون

ان آیات پر ٹھنڈے دل سے غور کرو اور سوچو کہ حی و قیوم خدا کے زندہ کلام کی اسوقت بھی زندہ شہادت موجود ہیں۔ جاؤ۔ کانگڑہ ویلی کا نظارہ کرو اور دیکھو کہ ایک خوفناک اور بھیانک منظر ہے۔ وہ کانگڑہ کے پہاڑ جو راحت افزا اور پنجاب و ہند کا ایک مرجع سمجھے جاتے تھے۔ جہاں مختلف اغراض اور مقاصد کی خاطر ایک دنیا آباد تھی۔ مگر آج وہاں لاشوں کے تعفن سے دماغ پراگندہ ہو رہا ہے۔ ان خبروں سے جو ان مقامات سے آئی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ کانگڑہ۔ بھاگسو۔ سجانپور۔ پالم پور۔ دلہو وغیرہ وغیرہ مقامات بالکل تباہ ہو گئے ہیں اور اسطرح جو خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل کی وہ پیشگوئی جو اسنے عفت الدیار محلہا و مقامہا کے رنگ میں کی تھی پوری ہو گئی۔ یہ ممکن ہے کہ ابھی کسی اور رنگ میں یا اس سے بھی بڑھکر قہری تجلی کے ذریعہ کوئی اور مقامات جو خدا تعالیٰ کے علم میں ہوں تباہ ہونے والے ہوں لیکن اسمیں کوئی کلام نہیں کہ اسوقت بڑی صفائی کے ساتھ یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ وہ خطوط جو ان مقامات سے آئے ہیں ہم انکی اشاعت علحدہ کرینگے۔ سردست میں اسپر اس آرٹیکل کو ختم کرتا ہوں کہ کانگڑہ کی دیوی۔ اور جوالامکھی کے پہاڑ اور اس کے ارد گرد کی تباہی ایک عظیم الشان نشان ہے ان لوگوں کیلئے جو چشم عبرت سے دیکھ سکتے ہیں۔ یہ مقامات تباہ شدہ در و دیوار زبان حال سے دیکھنے والوں کو یہ کہہ رہے ہیں

دیکھو! مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

اور وہ سڑی ہوئی لاشیں جو ملبے کے ڈھیروں کے نیچے سے نکل رہی ہیں اپنی حالت دکھا کر انسانی ہستی کے انجام کو دکھاتی ہیں اور دیکھنے والوں کو کہتی ہیں۔

روزگارم شد بنادانی
من نکردم شما حذر بکنید

غرض

یہ بت خانہ اور اس کے بت اوندھے گر گئے اور ان بتوں کے گرنے پر خدا کے جری کو یہ وحی ہوئی جاء الحق و زھق الباطل ٹھیک اسیطرح جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن یہ آیت پڑھی تھی جبکہ وہ بت جو بیت اللہ میں رکھے ہوئے تھے توڑے گئے۔ آج احمد قادیانی کے منہ پر خدا کی اس وحی کا پھر نزول ہوا مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھائیں۔ (باقی پھر)

اپنے مطلب کی نظم

یہ بات کیا ہے زمانہ کو کیوں ابال آیا
مزاج اس کا کیا ہے کیوں برسر جلال آیا
یہ بیٹھے بیٹھے ہے قوموں کو کیا خیال آیا
کہ ایک بیک ہے طبایع میں اشتعال آیا
پڑا ہے آکے زمین پر یہ زلزلہ کیسا
ہوا ہے ہند میں یہ شور الاماں کیسا
زمین پڑھتی ہے شاید کہ سورۂ زلزال
نکال پھینکے گی اپنے سبھی یہ کیا اثقال
یہ لوگ کرتے ہیں کیسی یہ کیا میں قیل و قال
تمہارے ہیں یہ سینوں کے پیچھے احوال
یہ وقت آیا ہے لوگوں کی آزمایش کا؟
کھلے گا بھید ہر ایک قوم کی رہایش کا؟
خدا نے لوگوں پہ کیا ابتلا یہ ڈالا ہے
وہ حکم دیوے جو چاہے کہ حکم والا ہے
اسی نے امر سے اپنے جہاں سنبھالا ہے
اسی کا بول زمین پر اسی کا بالا ہے
خدا کا قول ہی آخر کو پورا ہوتا ہے
کسی سے ٹلتا ہے یاں پر جو کچھ کہ ہوتا ہے

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہیں اور باغ میں مقیم ہیں آپ کے اہل بیت بھی خوش و خورم ہیں حضرت حجۃ اللہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کی تالیف میں مصروف ہیں۔

۲۔ آپ نے الانذار نام اشتہار کے بعد تیسرے اشتہار کا ارادہ فرمایا ہوا ہے جس کے متعلق الحکم کی گذشتہ اشاعت میں میں نے ذکر کیا تھا۔ حضرت اقدس فرماتے تھے کہ میں انتظار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کچھ اور اس کے متعلق ظاہر کردے تو وہ بھی اسی اشتہار میں آجاوے۔

۳۔ بزرگان ملت بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدمت دین میں مصروف ہیں حضرت حکیم الامت کا حلقہ درس اس باغ میں ہوتا ہے مریضوں کو بھی دیکھتے کبھی شفاخانہ بھی تشریف لے آتے ہیں۔

یہ سب قافلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ باغ ہی میں خیمہ زن ہے۔

۴۔ قادیان کی موجودہ حالت اب خدا تعالیٰ کے کرم سے بہت اچھی ہے پلیگ کی شکایت قریباً نہیں رہی۔ گذشتہ سال کے انہیں ایام میں جبکہ روزانہ اموات کی تعداد بیس پچیس تھی امسال وہاں کے انہیں ایام میں بالکل امن ہے۔

۵۔ مدرسہ تعلیم الاسلام بھی باغ ہی میں درختوں کے سایہ میں جاری ہے۔

تازہ الہامات و کشوف

۱۳۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ رؤیا میں دیکھا کہ میں قادیان کے بازار میں جا رہا ہوں اور گاڑی میں بیٹھا ہوں ایسی گاڑی ہے جیسے ریل گاڑی۔ دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے مگر اس زلزلہ سے ہمیں نقصان کچھ نہیں ہوا

۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء قبل ظہر تھوڑی سی ربودگی اور غنودگی ہو کر یہ الہام ہوا۔

اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً

۱۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء (۱) اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خَاطِئِیْنَ (۲) قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ۔ (۳) كَفَفْتُ عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

ہر مقام کی احمدی جماعت اپنا فرض سمجھے کہ وہ اپنے ہاں کے اہم اور قابل اشاعت امور دفتر الحکم میں بھیجا کرے۔ ایڈیٹر

چودھری مولابخش صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ اطلاع دیتے ہیں ۹ الانذار ایسے عجیب موقعہ پر انہیں ملا جبکہ ایک دعوت کی تقریب پر مجمع احباب تھا۔ جہاں اشتہار سنایا گیا اور وہ اشتہار مذکور اشاعت مزید کیلئے چھپنے کو دیدیا گیا۔

سید حامد شاہ صاحب جو سیالکوٹ کی جماعت کے گوہر تابان ہیں اور سیرۃ الانبیاء کا ایک نمونہ ہیں عہدہ سپرنٹنڈنٹی ضلع پر مامور ہوئے۔ میں صدق دل سے انہیں مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ ملک اور قوم کی خدمت میں حصہ لیویں

بنوڑ ریاست پٹیالہ کی جماعت اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی ہے

بڑی خوشی اور خدا تعالیٰ کے شکر و ستائش کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے کہ بابو غلام محی الدین خان صاحب اور سپرد دھرم سالہ اور منشی برکت علی صاحب نقشہ نویس اور دوسرے احمدی احباب جو دھرم سالہ میں زلزلہ کی وجہ سے دب گئے تھے محض خدا کے فضل سے زندہ سلامت نکل آئے ہیں اور حضرت اقدس کے الہام کففت عن بنی اسرائیل کو ایک رنگ میں پورا کرنیوالے ٹھہرے۔ ایسا ہی منشی وزیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر سجانپور بھی بچ گئے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک امید ہے یہ احباب نئی زندگی پاکر کوئی خاص قربانی کرینگے اور اس شکر گذاری میں اپنے خادم الحکم کے توسیع اشاعت کا ذریعہ ہو کر نافع الناس ٹھہرینگے

الحکم کی اگلی اشاعت میں انشاء اللہ العزیز امید کیجاتی ہے کہ حضرت اقدس باغ میں ایک عجیب مضمون ہوگا

خدا تعالیٰ نے میرے مکرم مخدوم منشی حسین بخش صاحب تحصیلدار ہندی کیمپ پر بڑا ہی فضل کیا ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کو شناخت کیا اور امام الوقت کے ساتھ سچا پیوند حاصل کیا خدا تعالیٰ ان کیلئے یہ تعلق ہر قسم کی برکات اور فیوض کا ذریعہ بنائے۔ اور جسمانی اور روحانی صحت عطا کرے۔ مجھے امید ہے

کہ سلسلہ احمدیہ کی شمولیت ان کے وجود کو ان کے عہدہ کے لحاظ سے پہلے سے زیادہ مفید اور بابرکت بنائیگی خدا کرے ایسا ہی ہو۔

اشتہارات اور انکی کثرت اشاعت

جب اشتہار چھپ کر شائع ہوچکتا ہے تو اکثر جگہ کی جماعتیں لکھتی ہیں کہ ہمارے لئے اسقدر اشتہار چھپوا کر بھیجدو۔ جسکے لئے الگ انتظام کرنا پڑتا ہے پس تمام جگہ کی احمدی جماعتیں یا ایسے بزرگ جو اپنے خرچ سے اشتہار چھپوانا چاہیں یا رکھنی لگیں وہ ایک مستقل یادداشت دفتر الحکم میں بھیجدیں کہ ان کیلئے اس اس قدر اشتہار چھاپ کر بھیجدیا جایا کرے تو فوراً اشتہار چھپنے کیساتھ ہی انکو بھیجا جاسکتا ہے۔ ایسے تمام اشتہارات دفتر الحکم سستے نرخ پر انکو بہم پہنچایا جائیگا چار سو کے اندر تعداد کیلئے ۱۲ فیصدی اور چار سو صرف چار میں آٹھ سو للعبر میں اب تینوں اشتہار الوصیت الدعوت اور الانذار اکٹھے ایک ہی تختہ پر ہمنے طیار کرائے ہیں چونکہ اس اشتہار کی کتابت میں زیادہ وقت اور اجرت صرف ہوئی ہے اسلئے یہ تینوں اشتہار ایک تختہ پر چار سو کے اندر ایک روپیہ فیصد اور چار سو سے میں اور ۱۰۰۰ چھ روپیہ میں بھیجے جائینگے۔ محصولڈاک اسکے سوا ہوگا۔ جو صاحب منگوانا چاہیں اسوقت اطلاع دیں اور آئندہ کیلئے مستقل طور پر یادداشت لکھوا دیں۔ ایڈیٹر الحکم

ایک عام جواب

اکثر احباب نے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغ میں تشریف لیجانے اور الانذار کے پڑھنے کے بعد مجھ سے دریافت کیا ہے کہ کیا وہ لوگ جو دو منزلہ یا سہ منزلہ مکانوں میں رہتے ہیں وہ باہر جنگلوں میں چلے جاویں؟ میں نے اس سوال کو جمعہ کی نماز سے پیشتر ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو مکرمی چودھری مولا بخش صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ کے خط کے حوالے سے پیش کیا۔ اسپر آپ نے فرمایا کہ

جن لوگوں کو اسانی کیساتھ میدان میں رہنے کا سامان میسر آسکتا ہے مناسب ہے کہ وہ کچھ دنوں کیلئے کھلے میدان میں چلے جاویں۔

دیہات کے رہنے والوں کیلئے یہ ضروری نہیں کیونکہ مکان عموماً کچے اور یک منزلہ اور کھلے صحن والے ہوتے ہیں وہ اپنے صحنوں میں رہیں۔ اور یہاں دارالامان میں بھی یہی حکم ہے۔ ایڈیٹر کو جس مکان کا صحن خدا کے فضل سے بہت کھلا

اور فراخ ہے مکان ہی میں رہنے کی اجازت دی ہے یہ حزم اور احتیاط ان لوگوں کیلئے ہے جو بہت بلند مکانوں میں رہتے ہیں۔ اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کیساتھ معاملہ صاف ہو۔ انسان نافع الناس بننے کی سعی کرے حدود اللہ کی حفاظت کرے تب ہی کچھ کام بنتا ہے۔ اسی صورت میں عذاب الٰہی کے خطرناک طوفان میں بھی وہ بچایا جاتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے دھرم سالہ اور سجانپور کی جماعتوں کو بچالیا اور وہ مکانوں کے نیچے دب کر بھی زندہ نکلے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک

ایک لوکل تفتیش

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں جو ایک لڑکی کے بھگائے جانیکی خبر لکھی گئی تھی اسکا باقاعدہ مقدمہ دائر ہو کر منشی سندی خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ درجہ اول بٹالہ نے تفتیش کی۔ منشی سندی خان صاحب نیک نیت دیندار اور شریف مزاج انسان ہیں پولیس کے محکمہ میں ایک معزز عہدہ پر ہو کر انہیں تکبر اور نخوت نام کو نہیں اس مقدمہ کی تفتیش انہوں نے نہایت دیانتداری اور شرافت سے کی میں موقع پر جاکر پورے حالات سے واقف ہونے کی کوشش کی۔ میں خود بھی انکے ساتھ شامل تفتیش تھا اسلئے میں کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے جہانتک خدا نے انہیں سمجھ اور تجربہ دیا ہے اس مقدمہ کی تہ تک پہنچنے کی سعی کی ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ انکی رپورٹ مقدمہ کی اصلیت پر پوری روشنی ڈالے گی۔ لڑکی نے نہایت جرأت اور دلیری کیساتھ اپنا بیان دیا اور واقعہ بتایا گو میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسکو موقع کی شہادتوں نے کہاں تک مدد دی۔ کیونکہ مقدمہ کی نوعیت پر رائے زنی کرنا ایسی حالت میں جبکہ وہ عدالت میں دائر ہے میرا کام نہیں ہے۔ لیکن مجھے یہ معلوم کرکے نہایت افسوس ہوا جبکہ اس مقدمہ کی زمین نہایت خطرناک حالات ملزموں نے ظاہر کئے۔ دو ملزموں کے خلاف کوئی شہادت بجز لڑکی کے اپنے بیان کے اور کسی طرح کی بیان سے پائی ہی نہیں جاتی۔ ان کے خلاف سماعی شہادتیں ہیں۔ مجھے سخت افسوس ہے کہ اس قسم کے مقدمہ پیدا ہوتے ہیں اور طوفان بے تمیزی برپا کیا جاتا ہے۔ اگر عدالت میں رجوع کرنے کی بجائے قومی اثر سے شرارتوں کا دروازہ بند کیا جاوے تو بہت ہی اچھا ہو۔ مگر ایسا نہیں کیا جاتا۔ منشی سندی خان صاحب نے ۱۲ اپریل مقرر کرکے مستغیث کو اطلاع دیدی ہے۔ مجھے افسوس کس کو نہ ہوگا کہ انہیں ایام میں اس لڑکی کی شادی بھی ہونیوالی ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں یہ مقدمہ قادیان میں ایک بدعت

تبلیغ حق

بمقام تال کوٹ ضلع بیجاپور میں حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوی کی نسبت تین روز تک مباحثہ رہا۔ بحمد اللہ احباب حضور اقدس کے دعوی کو تسلیم کر گئے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ بیشک حضرت کی تقریر و تحریر نہایت دلکش اور اسلام کی تائید میں لائق فخر ہے۔ آپ نے یعنے حضور اقدس نے جو جو نکات بیان کئے ہیں مثل وفات عیسیٰ اور آدم علیہ السلام کا زمین پر ہی پیدا ہونا اور وہیں جنت میں رہنا اور فرشتوں کا سجدہ کرنا یعنے آدم علیہ السلام کی تابعداری کو قبول کر لینا وغیرہ مسائل کو بہت ہی احسن طور سے کھول کر بیان کئے ہیں۔ ہمارا دل اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اس زمانہ کے امام ہیں مجدد ہیں۔ مہدی ہیں اونکو برا بولنے والے خود تجربے ہیں مگر یعنے مسیح موعود کے دعوے کے ماننے میں ہم کو شک پڑتا ہے۔

خاکسار نے کہا کہ آپ لوگ مہدی کو مان گئے؟

بولے ہاں ضرور ہمارا دل مان لیا!!

خاکسار! یہ بھی مانتے ہو مہدی جو ہوتے ہیں وہ جھوٹے ہی ہوا کرتے ہیں!! اب لوگ چونک گئے

خاکسار! دیکھو ہم ایک آیت جسکی تفسیر جو حضور اقدس نے کی ہے سناتے ہیں۔

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور۔ پس بچتے رہو ناپاکی بتوں کی سے اور جھوٹ بولنے سے۔ آجتک علماء اس آیت کی تفسیر میں یہی کہتے رہے کہ جھوٹ بولنا حرام ہے۔ اور بت کو پوجنا شرک ہے۔ مگر اس آیت کی حکمت بیانی کو کہ دونوں باتوں کو ایک ہی آیت میں کیوں بیان کیا گیا کسی نے اس راز کو کھولا نہیں۔ ہاں حضور اقدس نے اسکی کیا ہی عمدہ تفسیر کی ہے۔

لکھتے ہیں کہ جیسا بت کو پوجنا شرک ہے ویسے ہی جھوٹ بولنا بھی شرک ہے بت پوجنے والا اسی خیال سے بت کو پوجتا ہے کہ یہ میری مرادیں بر لاتا ہے ایسا ہی جھوٹ بولنے والا بھی اسی خیال سے بولتا ہے کہ جھوٹ سے میرا کام نکلتا ہے مقدمہ جیت لیتا ہوں۔ بیوپار ہوتا ہے۔ اور آفات و بلا سے بچ جاتا ہوں گیا ان دونوں باتوں میں کچھ فرق ہوا جیسے اس کا خدا ایک جھوٹا معبود تھا ویسے ہی اس کے حق میں جھوٹ بھی ایک معبود ہوا۔ سوچو اور خوب سوچو۔ جو شخص اپنے دنیاوی کاروبار میں جھوٹ بولنے کو شرک نہ جانے اور اسکی نسبت بھلا یہ گمان ہو کہ وہ شخص خود خدا پر جھوٹ بولتا ہے۔ تو یہ کسقدر گندہ اور ناپاک خیال ہے۔ یہ سنتے ہی ایک شخص فوراً خاکسار کا ہاتھ چوم کر کہا کہ بس حضور اقدس کے دعوے کو ماننے کیلئے مجھے یہی ایک دلیل کافی ہے۔ اب میں مان لیا۔

الحمد للہ علی ذالک۔ خاکسار محمد عبداللہ

مرا برف بارید بر پر زاغ
نشاید چو بلبل تماشائے باغ

واقعی بڑھاپا دنیاوی خوشیوں کا خاتمہ ہے۔ اور خاصکر جن کے اولاد نہ ہو ان کا بڑھاپا تو غضب ڈھاتا ہے۔ آپ بھی اگر مایوسی کی حد تک پہونچ گئے ہوں تو مفصلہ ذیل غور سے پڑھیں۔

شاہی خضاب۔ مثل تیل بہ پھویہ کے لگایا جاتا ہے۔ بالوں کو دو منٹ میں سیاہ سنور کر دیتا ہے نہ جلد پر داغ دیتا ہے اور نہ بالوں کو سخت کرتا ہے۔ قیمت دو روپے۔

روح افزا:- نامردی سستی لاولدی ضعف باہ و دماغ و جریان و درد کمر کے واسطے اکسیر ہے پیر کو نوجوان اور جوان کو سلطین پہلوان بناتا ہے قیمت تین روپے فی شیشی۔

روح النشا:- حیض بقاعدہ کم یا زیادہ دیر بعد یا جلدی تکلیف سے یا بالکل نہ آوے سفید پانی آوے لاولدی ہو یا اوپر سوزش ہو۔ غرضیکہ عورتوں کی سب بیماریوں کیواسطے مجرب ہے۔ قیمت تین روپیہ فی شیشی

فرنچ بیوٹی گلگونہ:- چہرہ کی جھریاں چھائیاں سیاہ داغ دکیل وغیرہ کو دور کرکے خوبصورت و جلا بناتا ہے خوبصورتی کے واسطے لازمی ہے قیمت ایک روپیہ

گولیاں و روغن۔ انکے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں اگر کچھ سفید ہو گئے ہوں تو بھی سیاہ ہو جاتے ہیں اور سر ہمیشہ کیلئے سیاہ رہتے ہیں قیمت دو روپے

بال اڑانے کا تیل۔ بلا کسی تکلیف و خارش دو منٹ میں نازک سے نازک جگہ کے بال بھی دور ہوں قیمت ۸ر فی شیشی۔

سرمہ ممیرا:- دھند غبار۔ لالی۔ پڑوال۔ پانی جانا۔ ابتدائی موتیا بند کیواسطے اکسیر ہے قیمت دو روپیہ فی تولہ۔

بواسیر۔ خونی۔ بادی جدی یا آتشک سے ہو گئے ہوں۔ تو بلا تکلیف گم۔ قیمت دو روپے۔

دمہ۔ کیسا ہی پرانا و سخت دمہ ہو۔ خواہ پھیپھڑے خراب ہو گئے ہوں ضرور شفا ہو قیمت تین روپے۔

دوائی آتشک مجرب و اکسیر قیمت تین روپے۔

دوائی سوزاک نہ ہیدف تین روپے۔

خط و کتابت کا پتہ

ڈاکٹر کلیسر سنگھ ایم اے کرم سپتال فیروزپور شہر پنجاب

رسید زر آمدنی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

مدخلہ ۹ مارچ ۱۹۰۵ء

(۱) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب آگرہ عید فنڈ عا قربانی فنڈ للعہ
(۲) منشی محمد حسین صاحب دفتر قانون گویان ظفر وال۔ عید فنڈ عہ چندہ مدرسہ مارچ ۱۹۰۵ء عا
(۳) ڈاکٹر یعقوب خان ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ سون ضلع شاہپور چندہ و عید فنڈ کفایت
(۴) میاں اقبال علی صاحب کنسٹیبل ریلوے دینار (چندہ)
(۵) جماعت سنیار بمعرفت حافظ نور محمد صاحب کوارٹر ماسٹر قربانی فنڈ للعہ عید فنڈ دیگر چندہ

میزان

مدخلہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء

(۱) مولوی محمد علی صاحب مدرس بن باجوہ ضلع سیالکوٹ (مدرسہ) عہ
۲۔ بابو احمد الدین صاحب برانچ پوسٹماسٹر دان ضلع شاہپور (قیمت کھال قربانی) ۱۲ر
۳۔ میاں نور الدین صاحب پارچہ فروش ستنا جبل پور لائن (قیمت کھال)
۴۔ منشی ہاشم علی شاہ صاحب قانونگو دو تلہ ضلع گجرات (مدرسہ) ۸ر
۵۔ بابو دین محمد صاحب سینڈ کلرک دفتر سگنلین قادیان (عید فنڈ) ۲ر
۶۔ جناب زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجنیئر کالی چوکی بمبئی (مدرسہ) للعہ
۷۔ چوہدری کرم الہی صاحب مدولی ضلع سیالکوٹ (عید فنڈ)
۸۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر روجھان ضلع ڈیرہ غازیخان (مدرسہ) للعہ

میزان

مدخلہ ۱۱ مارچ ۱۹۰۵ء

۱۔ میاں احمد علی خلف الرشید حافظ فتح الدین صاحب نمبردار مرار ضلع جالندھر (عید فنڈ۔ قربانی)
۲۔ ملک حسن محمد صاحب کنجاہ ضلع گجرات (کھال قربانی)
۳۔ شیخ محمد افضل بمعرفت حافظ نور محمد صاحب پٹیالہ (زکوٰۃ)
۴۔ بابو غلام حسین صاحب سٹیشن ماسٹر (چندہ مدرسہ)
۵۔ منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ جنگل جنڈوری چندہ ماہوار مدرسہ۔ امداد مدرسہ قربانی
۶۔ منشی محمد وزیر خان صاحب بھوپال برہا چندہ مدرسہ
۷۔ منشی امام بخش صاحب ٹونسوی مدرس چک نمبر ۲۱ تحصیل سمندری ضلع لائلپور (امداد مدرسہ)

میزان

مدخلہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۵ء

۱۔ منشی محمد وزیر خان صاحب بھوپال برہا (سالانہ فنڈ)
۲۔ جناب اسمٰعیل آدم صاحب احمدی بمبئی (چندہ مدرسہ)
۳۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب (چندہ ماہ مارچ ۱۹۰۵ء) عہ
۴۔ ڈاکٹر عبدالکریم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن نروانہ ریاست پٹیالہ (چندہ کالج) عہ
۵۔ جماعت لاہور بمعرفت میاں معراج الدین صاحب احمدی عید فنڈ عہ۔ قربانی فنڈ
۶۔ میاں خواجہ احمد صاحب مکہ منجم ڈاکخانہ کوٹ مومن ضلع شاہپور (مسکین فنڈ) عا

میزان

مدخلہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۵ء

۱۔ ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب اسسٹنٹ سرجن ہسپتال میانمیر (مدرسہ)
۲۔ مرزا محمد شفیع صاحب ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ڈیرہ اسمٰعیل خان (مدرسہ)
۳۔ میاں عالمگیر خان صاحب موضع سماعیلہ ضلع پشاور (مدرسہ)

میزان

مدخلہ ۱۵ مارچ ۱۹۰۵ء

۱۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب ساکن داتا زید کا ڈاکخانہ سترا ضلع سیالکوٹ (مدرسہ)
۲۔ میاں امیر اللہ صاحب احمدی موضع سماعیلہ ضلع پشاور (مدرسہ)
۳۔ میاں عبدالمجید صاحب احمدی بابت ناوہ (مدرسہ)
۴۔ جناب سید محمد قاسم صاحب محلہ امین زئی شاہجہانپور قربانی عہ۔ عطیہ مدرسہ

میزان

مدخلہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۵ء

۱۔ بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر گوجرانوالہ چندہ فروری ۱۹۰۵ء عہ
۲۔ میاں عنایت اللہ صاحب احمدی بابت چہلیانوالہ ڈاکخانہ جپہ سندھوان گوجرانوالہ مدرسہ۔ عید فنڈ
۳۔ میاں نیاز احمد خان صاحب دفعدار علاقہ گوالیار ریاست (چندہ مدرسہ سال ۱۹۰۵ء)
۴۔ میاں اکبر علی صاحب کتب فروش سنہری مسجد ہوشیارپور (عید فنڈ)

میزان

مدخلہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء

۱۔ چوہدری غلام قادر موضع سروعہ ضلع ہوشیارپور (مدرسہ)
۲۔ میاں جمال الدین صاحب ننگوی ملازم حصار (عید فنڈ)
۳۔ میاں محمود ننگوی طالبعلم سکول (چندہ ماہواری)
۴۔ میاں محمد علی احمدی ورکشاپ آدم جی پیر بھائی متصل بمبئی (مدرسہ)
۵۔ منشی عبدالحق صاحب سنکھترہ ضلع سیالکوٹ (عید فنڈ)
۶۔ منشی عبدالعزیز صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سنکھترہ (عید فنڈ)
۷۔ منشی محمد علی صاحب سکول سنکھترہ (عید فنڈ)
۸۔ میاں معراج الدین برادر میاں صدر الدین کمہار قادیان

میزان

گلدستہ +

(یعنے بزرگان ملت کے کلام سے گوناگون پھول)

(مخدوم الملتہ سے)

ظہر کی نماز سے پہلے حضرت مخدوم الملتہ مولوی عبد الکریم صاحب کی صحبت میں مجھے حاضر ہونے کی عزت حاصل تھی۔ فرمایا "ان کیفیات کو جو ہم خدا کے مسیح کی حالت میں دیکھتے ہیں کسطرح کسیکو دکھا سکیں مجھے کہتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے ڈر کر مکان چھوڑ دیا ہے اور طاعون کے خوف سے بھاگے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے غضب اور غضب کے سامنے دلیری سے کھڑا ہونا اور اس کا مقابلہ کرنا یہ تو بے باک دہریہ کا کام ہے خدا کے قہر کا مقابلہ کرنا یہ بہادری نہیں ہے مومن ایسی بہادری پر لعنت بھیجتا ہے۔ مومن کا دل تو چڑیا کی طرح ہونا چاہیے جو ہر وقت ڈرتا اور خوف کھاتا ہے۔ ہان یہ بالکل غلط ہے کہ ہم طاعون کی وجہ سے نکلے ہیں۔ طاعون اگر اس شدت سے بھی پھیل جاتی کہ ہمارے اردگرد کیڑوں کی طرح لوگ مرنے لگتے تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ الدار سے نکلنا میں معصیت سمجھتا تھا کیونکہ اسطرح خدا تعالیٰ کے اس نشان کی بے حرمتی تھی۔ مگر اب جو ہم نکلے ہیں تو یہ خدا تعالیٰ کا ایک اور غضب ہے جو دنیا پر نازل ہوا ہے۔ الدار کی حفاظت کا وعدہ طاعون کے ساتھ ہے۔ ہم اسکی غنا ذاتی سے ڈرتے ہیں۔ اور مومن کو ڈرنا چاہیے۔ اب ہم کو خدا تعالیٰ نے خود نکالا ہے معلوم نہیں اسمیں کیا سر ہے"۔

✻

معلوم ہوتا ہے حضرت اقدس کوئی اشتہار لکھ رہے ہیں فرمایا کہ کسقدر جوش اعلاء کلمۃ اللہ کے اس پاک وجود کو دیا گیا ہے یہی اسکی سچائی کی دلیل ہے۔ مخلوق پر اتمام حجت کرنے کو ہر وقت آمادہ رہتا ہے اور شفقت اسقدر ہے کہ اپنی جان پر تکلیفین برداشت کرتا ہے مگر دوسرون کے آرام اور بھلائی کو پسند کرتا ہے"۔

✻

مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے بیان کیا کہ فرماتے تھے جسقدر نشانات اب تک ظاہر ہوئے ہیں ان پر حملون کا لفظ صادق نہیں آتا جو اس الہام میں آیا ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ اب اس الہام کے موافق تو دو ہی نشان ہیں جنپر حملون کا لفظ بولا جاتا ہے ایک طاعون دوسرا زلزلہ۔ لیکن ہماری فراست کہتی ہے کہ ابھی کوئی اور حملہ بھی ہے"۔

✻

خاکسار ایڈیٹر نے عرض کیا کہ اس قہری تجلی کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود کی عظمت پیدا ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کو اس پاک وجود کی کسقدر قدر منظور ہے اس کے لیے وہ ایک عالم کو تباہ کر دینا بھی پسند کرتا ہے اسپر فرمایا کہ اسمیں کیا شک ہے در اصل خدا تعالیٰ کو تو اپنی توحید منظور ہے تو اس سے ذوق لیتا ہے پھر جس وجود کو توحید کا مظہر اور موید دیکھتا ہے اس کیلئے اپنے سارے نظام کو تہ و بالا کر دینا بھی پسند کرتا ہے۔ مگر افسوس ہے اہل دنیا اس فلسفہ سے ناواقف ہیں۔

✻

فرمایا جو لوگ دور رہتے ہیں ان کو ہم اس بڑی ہوئی تقریر سے جو سبق ملتے ہیں کسطرح سنا سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ کلام ہی کو قال ہی سنا سکتے ہیں مگر یہ حال کیونکر دکھائیں۔ اصلی صحبت بھی بڑی ضروری شے ہے ایسکے حرکات و سکنات میں جو علم بھرا ہوا ہے وہ تو دیکھنے ہی سے آسکتا ہے۔

✻

کرمی سید امیر علیشاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر سیالکوٹ (جو ایک پرانے مخلص اور رشید نوجوان ہیں اور حضرت اقدس کی محبت میں گداز ہوئے ہوئے ہیں) نے حضرت اقدس کیلئے ایک لکھنے کا ترکیب خاص ہدایت پر طیار کرایا ہے وہ پیش کیا۔ اس کا ذکر حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی مجلس میں بھی آگیا شاہ صاحب کو مولوی صاحب ممدوح سے بھی خاص انس ہے کہا کہ میں چاہتا ہون کہ ایک آپ کیلئے بھی تیار کراؤن آپ کو بھی لکھنے پڑھنے کیلئے کاغذات کے رکھنے کے واسطے ضرورت ہے اسپر فرمایا

آنچہ در کار ما رد ہم اکثرے درکار نیست

مینے اپنی ضرورتون کو بہت ہی کم کردیا ہے۔ میں جب کسی چیز کو لیتا ہون یا کسی دوست کو لکھتا ہون تو پہلے اپنے اندر معاینہ کرتا ہون کہ کیا واقعی مجھے اس کی ضرورت ہے یا محض طمع ہے جبتک میں واقعی ضرورت محسوس نکرلون میں ہرگز ہرگز اسکے لینے کی جرات اور آرزو نہیں کرتا اور جب مینے حضرت سے سنا ہے کہ دو ہی طرح آرزوئیں پوری ہو سکتی ہیں یا تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے پورا کردے یا وہ آرزو ہی نہ رہے بس میں اب اس امر کیطرف متوجہ رہتا ہون کہ بہت آرزوئیں ہی پیدا نہون۔

✻

"حکیم الامت سے"

۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو جو اشتہار الدعوت نام شایع ہوا اسکا مسودہ مولانا مولوی عبد الکریم صاحب پڑھ رہے تھے۔ جب اس مقام پر پہونچے کہ تم نے ان تمام علامتون کو اپنی آنکھون سے دیکھ لیا تو حضرت حکیم الامت بے اختیار ہو کر سجدے میں گر پڑے خاکسار ایڈیٹر ان کے بالکل قریب تھا اور وہ ان باتون کو باریک نظر سے دیکھنے کا عادی ہے اس نے دیکھا کہ حکیم الامت دیر تک سجدے میں پڑے رہے اور جب سر اٹھایا چہرہ زرد ہو گیا تھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ ہیبت و جبروت الٰہی اسپر غالب تھی اسکی بے نیازی پر ایمان تھا اور اس کے فضل پر سجدہ شکر۔ پھر جب مولوی عبد الکریم صاحب اس مقام پر پہونچے کہ ہان یہ سچ ہے کہ نہ میں جسمانی طور پر آسمان سے اترا ہون اور نہ میں دنیا میں جنگ اور خونریزی کرنے کیلئے آیا ہون بلکہ صلح کیلئے آیا ہون مگر میں خدا کیطرف سے ہون۔ تو علی الفاظ پر آپ نے پھر ایک لمبا سجدہ کیا۔ جو معلوم ہوتا تھا کہ اس توفیق کا شکریہ تھی جو خدا تعالیٰ نے حضرت امام علیہ السلام کی شناخت کی عطا کی۔ اور سے ہمارے زمانہ میں بھیجا۔ والحمد للہ علی ذالک۔ اشتہار پڑھکر حضرت مولوی عبد الکریم صاحب بھی ایک لمبے سجدہ میں گر پڑے۔ جس سے مینے اندازہ کیا کہ کیسے پاک قلوب ہیں جو ان تاثرات میں یکرنگی رکھتے ہیں اللہم اجعلنا منہم۔ آمین

✻

جو الامکھی کے تباہ ہونے کا ایک خط آیا۔ اسپر مجھسے فرمایا کہ مجھے آج بہت بڑی خوشی ہوئی ہے اور میں دیر تک خدا کی حمد کرتا رہا اور سجدات شکر بجا لایا۔ میرا دل عجیب جوش سے بھرا ہوا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی توحید کے قایم ہونے کے واسطے یہ مبارک فال ہے یہ بت ایسا بت تھا جس کیلئے دلائل بیان کیے جاتے تھے مجھے کامل یقین ہو گیا ہے عفت الدیار محلہا و مقامہا میں الدیار سے مراد ہی کانگڑہ کی دیوی ہے۔ یہ بڑا بھاری شرک کا مندر تھا۔ خدا تعالیٰ نے اسے تباہ کر دیا ہے تم اسپر ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھو۔ مینے عرض کی کہ جناب ہی لکھیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو خاص ذوق عطا فرمایا ہے۔ فرمایا نہیں تم لکھو اسپر پھر مینے عرض کی کہ میں چاہتا ہون کہ خواہ جناب چند سطر ہی لکھدیں اسمیں برکت ہوگی۔ اسپر میں ختم کرونگا۔ چنانچہ آج دوسری جگہ جو لیڈر کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے کے عنوان سے مینے لکھا ہے وہ حضرت حکیم الامت کی اسی پاک تحریک کا نتیجہ ہے آپ نے چند سطور مجھے لکھدیں اور حضرت امام کے حضور بھی سنا کر کہا کہ تم اسے مکمل کرلو۔ اور حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایسا ہی فرمایا میں نے تعمیل ارشاد اس لیڈر کو لکھا ہے اسمیں قبولیت اور برکت رکھدینا خدا تعالیٰ کا فضل اور فعل ہوگا۔

✻

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یا حی یا قیوم ملا الہ الا انت۔ نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم و آلہ مع التسلیم۔ اما بعد غور کرو۔ شرک ہی ایک ایسی بری بلا ہے جسکی نسبت الٰہی ارشاد ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ۔ اور شرک ہی جسکو کہا گیا ہے کہ لاعلمی اور جہالت پر اسکی بنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وان جاھداک علے ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم۔ اور فرمایا لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ اور شرک ہی ہے جو ظلم عظیم ہے۔ جیسے فرمایا ان الشرک لظلم عظیم۔ اور یہی یاد رکھو کہ دنیا عبرت حاصل کرنیکا مقام ہے۔ یوم الفصل نہیں۔ اس مختصر تمہید کے بعد سوچو۔ کہ شرک کے دلائل دیکھیے نسبح المنکرت ہوا کرتے ہیں مگر عوام عطا پر قدرۃ میں انجوبے کے ایسے گرویدہ ہوجاتے کہ کوئی عمدہ دلیل انکے علاوہ کارگر نہیں ہو سکتی دیکھو جو الامکھی کا پہاڑ پنجاب بلکہ ہند اور کشمیر میں اپنے انجوبے کے باعث ایک عظمت اور معبد تھا اور طاعون کے دنوں میں لوگ اس ملک کو امن یقین کرتے تھے اور صلیب پرست گو اس خیال سے نہیں الا عمدہ آب و ہوا کیلئے وہان بہت ہی جمع تھے۔ اور ... دی مخلوق کیلئے مایہ بھی معبود ہیں۔ وہان زلزلہ آیا اور اسی انجوبے کو آیا

تفسیر القرآن من مسیح الزمان

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

رحمان کے حقیقی پرستار وہ لوگ ہیں جو زمین پر بردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ اُن سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں یعنے بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں اور تشبہ باخلاق رحمانی کرتے ہیں کیونکہ رحمان بھی بغیر تفریق نیک و بد کے اپنے سب بندوں کو سورج اور چاند اور زمین اور دوسری بیشمار نعمتوں سے فایدہ پہنچاتا ہے۔ پس ان آیات میں خدا تعالےٰ نے اچھی طرح کھولدیا کہ رحمان کا لفظ ان معنوں کرکے خدا پر بولا جاتا ہے کہ اسکی رحمت وسیع عام طور پر ہر ایک برے بھلے پر محیط ہو رہی ہے جیسا ایک جگہ اور بھی اسی رحمت عام کیطرف اشارہ فرمایا ہے۔ عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شئی یعنے میں اپنا عذاب جسکو لایق اس کے دیکھتا ہوں پہنچاتا ہوں اور میری رحمت نے ہر ایک چیز کو گھیر رکھا ہے اور پھر ایک اور موقعہ پر فرمایا۔ قل من یکلوءکم باللیل والنہار من الرحمٰن یعنے ان کافروں اور نافرمانوں کو کہہ کہ اگر خدا میں صفت رحمانیت کی نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ تم اسکے عذاب سے محفوظ رہ سکتے یعنے اسی کی رحمانیت کا اثر ہے کہ وہ کافروں اور بے ایمانوں کو مہلت دیتا ہے اور جلد تر نہیں پکڑتا پھر ایک اور جگہ اسی رحمانیت کی طرف اشارہ فرمایا ہے اولم یروا الی الطیر فوقہم صافات ویقبضن ما یمسکھن الا الرحمٰن الجزو نمبر ۲۹ یعنے کیا ان لوگوں نے اپنے سروں پر پرندوں کو اڑتے ہوئے نہیں دیکھا کہ کبھی وہ بازو کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں رحمٰن ہی ہے کہ انکو تھام رکھتا ہے یعنے فیضان رحمانیت ایسا عام ذی روحوں پر محیط ہو رہا ہے کہ پرندے بھی جو ایک پیسہ کے دو تین بکتے ہیں وہ بھی اس فیضان کے وسیع دریا میں خوشی اور سرور سے تیر رہے ہیں۔ اور چونکہ ربوبیت کے بعد اسی فیضان کا مرتبہ ہے اس جہت سے اللہ تعالےٰ نے سورۃ فاتحہ میں رب العٰلمین کی صفت بیان فرماکر پھر اس کے رحمان ہونے کی صفت بیان فرمائی تا ترتیب طبعی انکی ملحوظ رہے۔ تیسری قسم فیضان کی فیضان خاص ہے اسمیں اور فیضان عام میں یہ فرق ہے کہ فیضان عام میں مستفیض پر لازم نہیں کہ حصول فیض کے لئے اپنی حالت کو نیک بناوے اور اپنے نفس کو حجب ظلمانیہ سے باہر نکالے یا کسی قسم کا مجاہدہ اور کوشش کرے بلکہ اس فیضان میں جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں خدا تعالیٰ آپ ہی ہر یک ذی روح کو اسکی ضروریات جن کا وہ حسب فطرت محتاج ہے عنایت فرماتا ہے اور بن مانگے اور بغیر کسی کوشش کے مہیا کر دیتا ہے لیکن فیضان خاص میں جہد اور کوشش اور تزکیہ قلب اور دعا اور تضرع اور توجہ الی اللہ اور دوسرا ہر طرح کا مجاہدہ جیسا کہ موقع ہو شرط ہے اور اس فیضان کو وہی پاتا ہے جو ڈھونڈتا ہے اور اسی پر وارد ہوتا ہے جو اس کے لئے محنت کرتا ہے اور اس فیضان کا وجود بھی ملاحظہ قانون قدرت سے ثابت ہے کیونکہ یہ بات نہایت بدیہی ہے کہ خدا کی راہ میں سعی کرنیوالے اور غافل رہنے والے دونوں برابر نہیں ہو سکتے بلاشبہ جو لوگ دل کی سچائی سے خدا کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اور ہر یک تاریکی اور فساد سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں ایک خاص رحمت ان کے شامل حال ہو جاتی ہے اس فیضان کے رو سے خدا تعالیٰ کا نام قرآن شریف میں رحیم ہے اور یہ مرتبہ صفت رحیمیت کا بوجہ خاص ہونے اور مشروط بشرایط ہونے کے مرتبہ صفت رحمانیت سے متاخر ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اول صفت رحمانیت ظہور میں آئی ہے پھر بعد اس کے صفت رحیمیت ظہور پذیر ہوئی پس اس ترتیب طبعی کے لحاظ سے سورۃ فاتحہ میں صفت رحیمیت کو صفت رحمانیت کے بعد میں ذکر فرمایا اور کہا الرحمٰن الرحیم اور صفت رحیمیت کے بیان میں کئی مقامات قرآن شریف میں ذکر موجود ہے جیسا ایک جگہ فرمایا ہے وکان بالمومنین رحیما یعنے خدا کی رحیمیت صرف ایمانداروں سے خاص ہے جس سے کافر کو یعنے بے ایمان اور سرکش کو حصہ نہیں۔

اس جگہ دیکھنا چاہئے کہ خدا نے کیسی صفت رحیمیت کو مومنوں کے ساتھ خاص کر دیا لیکن رحمانیت کو کسی جگہ مومنین کے ساتھ خاص نہیں کیا اور کسی جگہ یہ نہیں فرمایا کہ کان بالمومنین رحمانا بلکہ جو مومنین سے رحمت خاص متعلق ہے ہر جگہ اسکو رحیمیت کی صفت سے ذکر کیا ہے پھر دوسری جگہ فرمایا ہے ان رحمت اللہ قریب من المحسنین یعنے رحیمیت الٰہی انہیں لوگوں سے قریب ہے جو نیکوکار ہیں پھر ایک اور جگہ فرمایا ہے ان الذین اٰمنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمت اللہ واللہ غفور رحیم ط یعنے جو لوگ ایمان لائے اور خدا کے لئے وطنوں سے یا نفس پرستیوں سے جدائی اختیار کی اور خدا کی راہ میں کوشش کی وہ خدا کی رحیمیت کے امیدوار ہیں اور خدا غفور اور رحیم ہے یعنے اسکا فیضان رحیمیت ضرور ان لوگوں کے شامل حال ہو جاتا ہے کہ جو اس کے مستحق ہیں کوئی ایسا نہیں جس نے اسکو طلب کیا اور نہ پایا۔

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نکرد
اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

چوتھا قسم فیضان کا **فیضان اخص** ہے یہ وہ فیضان ہے کہ جو صرف محنت اور سعی پر مترتب نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے ظہور اور بروز کے لئے اول شرط یہ ہے کہ یہ عالم اسباب کہ جو ایک تنگ و تاریک جگہ ہے بکلی معدوم اور منعدم ہو جائے اور قدرت کاملہ حضرت احدیت کے بغیر آمیزش اسباب معتادہ کے برہنہ طور پر اپنا کامل چمکارا دکھلاوے کیونکہ اس آخری فیضان میں کہ جو تمام فیوض کا خاتمہ ہے جو کچھ پہلے فیضانوں کی نسبت عندالعقل زیادتی اور کمالیت متصور ہو سکتی ہے وہ یہی ہے کہ یہ فیضان نہایت منکشف اور صاف طور پر ہو اور کوئی اشتباہ اور خفا اور نقص باقی نہ رہے یعنے نہ مستفیض کے بالارادہ فیضان میں کوئی شبہ رہ جائے اور نہ فیضان کے حقیقی فیضان اور رحمت خالصہ اور کاملہ ہونے میں کچھ جائے کلام ہو بلکہ جس مالک قدیم کی طرف سے فیض ہوا ہے اسکی فیاضی اور جزا دہی روز روشن کیطرح کھل جائے اور شخص فیضیاب کو بطور حق الیقین یہ امر مشہود اور محسوس ہو کہ حقیقت میں وہ مالک ہی اپنے ارادہ اور توجہ اور قدرت خاص سے ایک نعمت عظمیٰ اور لذت کبریٰ اسکو عطا کر رہا ہے اور حقیقت میں اسکو اپنے اعمال صالحہ کی ایک کامل اور دائمی جزا کہ جو نہایت اصفیٰ اور نہایت اعلیٰ اور نہایت مرغوب اور نہایت محبوب ہے مل رہی ہے کسی قسم کا امتحان اور ابتلا نہیں ہے اور ایسے فیضان اکمل اور اتم اور ابقیٰ اور اعلیٰ اور اجلیٰ سے متمتع ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ بندہ اس عالم ناقص اور مکدر اور کثیف اور تنگ اور منقبض اور ناپایدار اور مشتبہ الحال سے دوسرے عالم کیطرف انتقال کرے کیونکہ یہ فیضان تجلیات عظمیٰ کا مظہر ہے جس میں یہ شرط ہے کہ محسن حقیقی کا جمال بطور عریان اور بمرتبہ حق الیقین مشہود ہو اور کوئی مرتبہ شہود اور ظہور اور یقین کا باقی نہ رہ جائے اور کوئی پردہ اسباب معتادہ کا درمیان نہ ہو اور ہر یک دقیقہ معرفت تامہ کا کمال تک پہنچ جاوے اور کوئی حجر عمل میں آجاوے اور نیز فیضان بھی ایسا منکشف اور معلوم الحقیقت ہو کہ اسکی نسبت خدا نے یہ ظاہر کردیا ہو کہ وہ ہر ایک امتحان اور ابتلا کی کدورت سے پاک ہے اور نیز اس فیضان میں وہ اعلیٰ اور اکمل درجہ کی لذتیں ہوں جنکی پاک اور کامل کیفیت انسان کے دل اور روح اور ظاہر اور باطن اور جسم اور جان اور ہر یک روحانی اور بدنی قوت پر ایسا اکمل اور ابقیٰ احاطہ رکھتی ہو کہ جس پر عقلاً اور خیالاً اور وہماً زیادت متصور نہ ہو اور یہ عالم کہ جو ناقص الحقیقت اور مکدر الصورت اور ہالکتہ الذات اور مشتبہ الکیفیت اور ضیق الظرف ہے ان تجلیات عظمیٰ اور انوار اصفیٰ اور عطیات دائمی کی برداشت نہیں کر سکتا اور وہ اشعۂ تامہ کاملہ دائمہ اس میں سما نہیں سکتے بلکہ اس کے ظہور کیلئے ایک دوسرا عالم درکار ہے کہ جو اسباب معتادہ کی ظلمت سے بکلی پاک اور منزہ اور ذات واحد قہار کی اقتدار کامل اور خالص کا مظہر ہے۔

ہاں اس فیضان اخص سے ان کامل انسانوں کو اسی زندگی میں کچھ حظ پہنچتا ہے کہ جو سچائی کی راہ پر کامل طور پر قدم مارتے ہیں اور اپنے نفس کے ارادوں اور خواہشوں سے الگ ہو کر بکلی خدا کی طرف جھک جاتے ہیں کیونکہ وہ مرنے سے پہلے مرتے ہیں اور اگرچہ بظاہر صورت اس عالم میں ہیں لیکن درحقیقت وہ دوسرے عالم میں سکونت رکھتے ہیں پس چونکہ وہ اپنے دل کو اس دنیا کے اسباب سے منقطع کر لیتے ہیں اور عادات بشریت کو توڑ کر اور یکبارگی غیر اللہ سے منہ پھیر کر وہ طریق جو خارق عادت ہے اختیار کر لیتے ہیں اس لئے خدا تعالےٰ بھی ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتا ہے اور بطور خارق عادت ان پر اپنے وہ انوار خاصہ ظاہر کرتا ہے کہ جو دوسروں پر بجز موت کے ظاہر نہیں ہو سکتے غرض بباعث امور مذکورہ بالا وہ اس عالم میں بھی فیضان اخص کے نور سے کچھ حصہ پا لیتے ہیں اور یہ فیضان ہر یک فیض سے خاص تر اور خاتمہ تمام فیضانوں کا ہے اور اسکو پانے والا سعادت عظمیٰ کو پہونچ جاتا ہے اور خوشحالی دائمی کو پا لیتا ہے کہ جو تمام خوشیوں کا سرچشمہ ہے اور جو شخص اس سے محروم رہا وہ ہمیشہ کے دوزخ میں پڑا اس فیضان کے رو سے

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اپنا نام **مالکِ یوم الدین** بیان فرمایا ہے دین کے لفظ پر الف لام لانے سے یہ غرض ہے کہ تا یہ معنے ظاہر ہوں کہ جزا سے مراد وہ کامل جزا ہے جسکی تفصیل قرآن مجید میں مندرج ہے اور وہ کامل جزا بجز تجلی مالکیت تامہ کے کہ جو بعدم بنیان اسباب کو مستلزم ہے ظہور میں نہیں آسکتی چنانچہ اسی کی طرف دوسری جگہ بھی اشارہ فرما کر کہا ہے لمن الملک الیوم للّٰہ الواحد القہار یعنے اس دن ربوبیت الٰہیہ بغیر توسط اسباب عادیہ کے اپنی تجلی آپ دکھائیگی اور یہی مشہود اور محسوس ہوگا کہ بجز قوت عظمیٰ اور قدرت کاملہ حضرت باری تعالیٰ کے اور سب ہیچ ہیں تب سارا آرام و سرور اور سب جزا اور پاداش بنظر صاف و صریح خدا کی طرف سے دکھلائی دیگا اور کوئی پردہ اور حجاب درمیان نہیں رہیگا اور کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں رہیگی تب جنہوں نے اس کیلئے اپنے تئیں منقطع کرلیا تھا وہ اپنے تئیں ایک کامل سعادت میں دیکھینگے کہ جو ان کے جسم اور جان اور ظاہر اور باطن پر محیط ہو جائیگی اور کوئی حصہ وجود ان کے کا ایسا نہیں ہوگا کہ جو اس سعادت عظمیٰ کے پانے سے بے نصیب رہا ہو اور اس جگہ مالک یوم الدین کے لفظ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اس روز راحت یا عذاب اور لذت یا درد جو کچھ بنی آدم کو پہنچیگا اس کا اصل موجب خدا تعالیٰ کی ذات ہوگی اور مالک امر مجازات کا حقیقی طور پر وہی ہوگا یعنے اسی کا وصل بافصل سعادت ابدی یا شقاوت ابدی کا موجب ٹھہریگا اس طرح پر کہ جو لوگ اسکی ذات پر ایمان لائے تھے اور توحید اختیار کی تھی اور اسکی خالص محبت سے اپنے دلوں کو رنگین کرلیا تھا انپر انوار رحمت اس ذات کامل کے صاف اور آشکارا طور پر نازل ہونگے اور جنکو ایمان اور محبت الٰہیہ حاصل نہیں ہوئی وہ اس لذت اور راحت سے محروم رہینگے اور عذاب الیم میں مبتلا ہو جائینگے۔ یہ فیوض اربعہ ہیں جنکو ہم نے تفصیل وار لکھدیا ہے اب ظاہر ہے کہ صفت رحمان کو صفت رحیم پر مقدم رکھنا نہایت ضروری اور مقتضائے بلاغت کاملہ ہے کیونکہ صحیفۂ قدرت پر جب نظر ڈالی جائے تو پہلے پہل خدا تعالیٰ کی عام ربوبیت پر نظر پڑتی ہے پھر اسکی رحمانیت پر پھر اسکی رحیمیت پر پھر اسکے مالک یوم الدین ہونے پر اور کمال بلاغت اسی کا نام ہے کہ جو صحیفۂ فطرت میں ترتیب موجود ی ترتیب صحیفۂ الہام میں بھی ملحوظ رہے کیونکہ کلام میں ترتیب قدرتی کو منقلب کرنا گویا قانون قدرت کو منقلب کرنا ہے اور نظام طبعی کو اٹھا دینا ہے کلام بلیغ کیلئے یہ نہایت ضروری ہے کہ نظام کلام کا نظام طبعی کے ایسا مطابق ہو کہ گویا اسکی عکسی تصویر ہو اور جو امر طبعاً اور وقوعاً مقدم ہو اسکو وضعاً بھی مقدم رکھا جائے سو آیت موصوفہ میں یہ اعلیٰ درجہ کی بلاغت ہے کہ باوجود کمال فصاحت اور خوش بیانی کے واقعی ترتیب کا نقشہ کھینچکر دکھلا دیا ہے اور وہی طرز بیان اختیار کی ہے جو کہ ہر ایک صاحب نظر کو نظام عالم میں بدیہی طور پر نظر آتی ہے کیا یہ نہایت سیدھا راستہ نہیں ہے کہ جس ترتیب سے خدا اپنی صحیفۂ فطرت میں واقع ہیں اسی ترتیب سے صحیفۂ الہام میں بھی واقع ہوں سو ایسی عمدہ اور پر حکمت ترتیب پر اعتراض کرنا حقیقت میں انہیں اندھوں کا کام ہے جنکی بصیرت اور بصارت دونوں یکبارگی جاتی رہی ہیں۔

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

اب ہم پھر تقریر کو دہرا کر اس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے سورۃ ممدوحہ میں رب العالمین کی صفت سے لیکر مالک یوم الدین تک بیان فرمایا ہے یہ حسب تصریحات قرآن شریف چار عالیشان صداقتیں ہیں جنکا اس جگہ کھولکر بیان کرنا قرین مصلحت ہے۔ پہلی صداقت یہ کہ خدا تعالیٰ رب العالمین ہے یعنے عالم کے اشیاء میں سے جو کچھ موجود ہے سب کا رب اور مالک خدا ہے اور جو کچھ عالم میں نمودار ہو چکا ہے اور دیکھا جاتا ہے یا ٹٹولا جاتا ہے یا عقل اسپر محیط ہو سکتی ہے وہ سب چیزیں مخلوق ہیں اور ہستی حقیقی بجز ایک ذات حضرت باری تعالیٰ کے اور کسی چیز کے لئے حاصل نہیں غرض عالم بجمیع اجزائہ مخلوق اور خدا کی پیدائش ہے اور کوئی چیز اجزائے عالم میں سے ایسی نہیں کہ جو خدا کی پیدائش نہ ہو اور خدا تعالیٰ اپنی ربوبیت تامہ کے ساتھ عالم کے ذرہ ذرہ پر متصرف اور حکمران ہے اور اسکی ربوبیت ہر وقت کام میں لگی ہوئی ہے یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ دنیا کو بنا کر اس کے انتظام سے الگ ہو بیٹھا ہے اور اسے نیچر کے قاعدہ کے ایسا سپرد کیا ہے کہ خود کسی کام میں دخل بھی نہیں دیتا اور جیسے کوئی کل بعد بنائے جانے کے پھر بنانیوالے سے بے علاقہ ہو جاتی ہے ایسا ہی مصنوعات صانع حقیقی سے بے علاقہ ہیں بلکہ وہ رب العالمین اپنی ربوبیت تامہ کی آب پاشی ہر وقت برابر تمام عالم پر کر رہا ہے اور اسکی ربوبیت کا مینہ بالاتصال تمام عالم پر نازل ہو رہا ہے اور کوئی ایسا وقت نہیں کہ اس کے رشح فیض سے خالی ہو بلکہ عالم کے بنانے کے بعد بھی اس عالم کے بقا اور ابقا کیلئے ہر ایک ذرہ عالم کو ایسا ہی ربوبیت کی حاجت ہے ہرگز گویا ابھی تک اس نے کچھ بھی نہیں بنایا اور جیسا دنیا اپنے وجود اور نمود کیلئے اسکی ربوبیت کی محتاج تھی ایسا ہی اپنے بقا اور قیام کیلئے اسکی ربوبیت کی حاجتمند ہے وہی ہے جو ہر دم دنیا کو سنبھالے ہوئے ہے اور دنیا کا ہر ذرہ اسی سے تر و تازہ ہے اور وہ اپنی مرضی اور ارادہ کے موافق ہر چیز کی ربوبیت کر رہا ہے یہ نہیں کہ بلا ارادہ کسی شے کی ربوبیت کا موجب ہو غرض آیات قرآنی کی رو سے جنکا خلاصہ ہم بیان کر رہے ہیں اس صداقت کا یہ منشاء ہے کہ ہر ایک چیز کہ جو عالم میں پائی جاتی ہے وہ مخلوق ہے اور اپنے تمام کمالات اور اپنے تمام حالات اور اپنے تمام اوقات میں خدا تعالیٰ کی ربوبیت کی محتاج ہے اور کوئی روحانی یا جسمانی ایسا کمال نہیں ہے جسکو کوئی مخلوق خود بخود اور بغیر ارادہ خاص اس متصرف مطلق کے حاصل کر سکتا ہو۔ اور نیز حسب تصریح اسی سورۃ پاک کے اس صداقت اور ایسا ہی دوسری صداقتوں میں یہ معنے بھی ملحوظ ہیں کہ رب العالمین وغیرہ صفتیں جو خدا تعالیٰ میں پائی جاتی ہیں یہ اسی کی ذات واحد لاشریک کے خاص ہیں اور کوئی دوسرا انمیں شریک نہیں جیسا کہ اس سورۃ کے پہلے فقرہ میں یعنے الحمد للّٰہ میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ تمام محامد خدا ہی سے خاص ہیں۔ دوسری صداقت رحمان ہے کہ جو بعد رب العالمین بیان فرمایا گیا اور رحمٰن کے معنے جیسا کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں یہ ہیں کہ جسقدر جاندار ہیں خواہ ذی شعور اور خواہ غیر ذی شعور اور خواہ نیک اور خواہ بد ان سب کے قیام اور بقاء وجود اور بقائے نوع کیلئے اور انکی تکمیل کیلئے خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت عامہ کے رو سے ہر ایک قسم کے اسباب مطلوبہ میسر کر دیئے ہیں اور ہمیشہ میسر کرتا رہتا ہے اور یہ عطیہ محض ہے کہ جو کسی عامل کے عمل پر موقوف نہیں تیسری صداقت رحیم ہے کہ جو بعد رحمٰن کے مذکور ہے جسکے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ سعی کرنیوالوں کی سعی پر بمقتضائے رحمت خاصہ ثمرات حسنہ مترتب کرتا ہے اور ان کے گناہ بخشتا ہے اور مانگنے والوں کو دیتا ہے کھٹکھٹانے والوں کیلئے کھولتا ہے۔ چوتھی صداقت جو سورۃ فاتحہ میں مندرج ہے مالک یوم الدین ہے یعنے کمال کامل جزا سزا کہ جو ہر یک قسم کے امتحان اور ابتلا اور توسط اسباب غفلت افزا سے منزہ ہے اور ہر یک کدورت اور کثافت اور شک اور شبہ اور نقصان سے پاک ہے اور تجلیات عظمیٰ کا مظہر ہے اس کا مالک بھی وہی اللہ قادر مطلق ہے اور وہ اس بات سے ہرگز عاجز نہیں کہ اپنی کامل جزا کو جو دن کیطرح روشن ہے ظہور میں لاوے اور اس صداقت عظمیٰ کے ظاہر کرنے سے حضرت احدیت کا یہ مطلب ہے کہ تا ہر یک نفس پر بطور حق الیقین امور مفصلہ ذیل کھل جائیں۔ اول یہ امر کہ جزا سزا ایک واقعی اور یقینی امر ہے کہ جو مالک حقیقی کی طرف سے اور اسی کے ارادہ خاص سے بندوں پر وارد ہوتا ہے اور ایسا کھل جانا دنیا میں ممکن نہیں کیونکہ اس عالم میں یہ بات عام لوگوں پر ظاہر نہیں ہوتی کہ جو کچھ خیر و شر و راحت و رنج پہنچ رہا ہے وہ کیوں پہنچ رہا ہے اور کس کے حکم و اختیار سے پہنچ رہا ہے اور کسی کو ان میں سے یہ آواز نہیں آتی کہ وہ اپنی جزا پا رہا ہے اور کسی پر بطور مشہود و محسوس منکشف نہیں ہوتا کہ جو کچھ وہ بھگت رہا ہے حقیقت میں وہ اس کے عملوں کا بدلہ ہے۔ دوسرے اس صداقت میں اس امر کا کھلنا مطلوب ہے کہ اسباب عادیہ کچھ چیز نہیں ہیں اور فاعل حقیقی خدا ہے اور وہی ایک ذات عظمیٰ ہے کہ جو جمیع فیوض کا مبدا اور ہر ایک جزا سزا کا مالک ہے۔ تیسرے اس صداقت میں اس بات کا ظاہر کرنا مطلوب ہے کہ سعادت عظمیٰ اور شقاوت عظمیٰ کیا چیز ہے یعنے سعادت عظمیٰ وہ نور عظیم کی حالت ہے کہ جب مع اور سرور اور لذت اور راحت انسان کے تمام ظاہر و باطن اور تن اور جان پر محیط ہو جائے اور کوئی عضو اور قوت اس سے باہر نہ رہے اور شقاوت عظمیٰ وہ عذاب الیم ہے کہ جو باعث نافرمانی اور ناپاکی اور بُعد اور دوری کے دلوں سے مشتعل ہو کر بدنوں پر مستولی ہو جائے اور تمام وجود کو نار اللّٰہ الموقدۃ معلوم ہو۔ اور یہ تجلیات عظمیٰ اس عالم میں ظاہر نہیں ہو سکتیں۔

باقی آیندہ

حضرت حجۃ اللہ کی تقریر جلسۃ الوداع کی تقریب پر

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

یہہ تو ممکن ہے کہ ہزارہا نہیں ہزارہا انسان ملہم ہونیکا دعوی کریں اور اثبات نبوت اور کلام الٰہی کی حجت قائم کرنیکے واسطے یہ ضروری امر ہے مگر امر نبوت میں مقصود بالذات ایک اور امر ہوتا ہے جو خاص نبیوں سے مخصوص ہوتا ہے۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کوئی شئے آتی ہے تو اسکے لوازم اسکے ساتھ ہوتے ہیں یہ نہیں کہ وہ لوازم سے الگ ہو مثلاً جب کھانا آئیگا تو اسکے لوازم ساتھ ہی ہونگے جو ہر قسم کے برتن۔ پانی یہانتک کہ خلال بھی دیدیں گے۔ اسیطرح پر لوازمات نبوت اسکے ساتھ ہوتے ہیں اور منجملہ انکے ایک یہ بھی ہے کہ کلام نفسانی کا سلسلہ بالکل ختم ہوجاتا ہے اور یہ امر اصل کیفیت کے لوازم میں سے ہے اور اسکے آثار و علامات کی دیں وہ پیشگوئیاں ہوتی ہیں جو خدا تعالے انہیں عطا کرتا ہے۔

پھر بھی یاد رکھو کہ نبیوں کا ایک اور نام آسمان پر ہوتا ہے جس سے دوسرے لوگ آشنا بھی نہیں ہوتے اور بعض وقت جب وہ آسمانی نام دنیا میں پیش ہوتا ہے تو لوگوں کو ٹھوکر لگ جاتی ہے مثلاً میرے ہی معاملہ میں خدا نے میرا نام مسیح ابن مریم بھی رکھا ہے۔ بعض نادان اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارا نام تو غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام ایڈیٹر) ہے وہ اس راز کو سمجھ نہیں سکتے یہ اسرار نبوت میں سے ایک بات ہے۔

عرض

جب دو تو قسم کے جھوٹ کے مکالے ختم ہوجاتے ہیں تو پھر دل بولتا ہر وقت بولتا رہتا ہے۔ حرکت کرتا ہے تب بھی اس سے آواز آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہزارہا ہزار لوگ اسکے پاس اور اور قسم کی باتوں میں مشغول ہوں یہ اپنے اس سلسلہ میں لذت پاتا ہے۔ اور اپنے محبوب سے کلام کرنے میں مصروف ہوتا ہے یہی وجہ انکی جمعیت قلب کی ہوتی ہے کوئی شور و شر اسکو پراگندہ نہیں کرسکتا۔ عام طور پر ایک عاشق چاہتا ہے کہ وہ اپنے معشوق اور محبوب کے حسن و جمال پر پوری اطلاع پاوے اور ہر وقت اس سے کلام کریں مگر یہہ سب کچھ نہیں ہے اور یہ خواہشیں ذلیل ہیں مگر خدا تعالے کے محبت کرنے والا اور اسکے عشق میں گم شدہ قوم ہوتی کی ان جھوٹے اور فانی حال معشوقوں کے عشق سے کہیں بڑھ کر اپنے اندر جوش رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا وہ ہے جو جھکنے والوں کی طرف جھکتا ہے یہانتک کہ اس سے زیادہ توجہ کرتا ہے خدا کی طرف آنیوالا اگر معمولی چال سے چلتا ہے تو اللہ تعالے اسکی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ پس ایسے خدا کی طرف جسکی توجہ ہو جاوے اور وہ اس کی محبت میں کھویا جاوے وہ محبت اور عشق الٰہی کی آگ ان امانی اور نفسانی خیالات کو جلا دیتی ہے پھر انکے اندر روح ناطق ہوجاتی ہے اور پاک نطق جو ادھر سے شروع ہوتا ہے وہ خدا تعالے کا نطق ہوتا ہے دوسرے رنگ میں یہہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہہ دعا کرتا ہے اور اللہ تعالے اسکو جواب دیتا ہے۔ پس یہ ایک کمال نبوت ہے اور انعمت علیہم میں کہا گیا ہے۔ اسلئے جب انسان اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ کی دعا مانگے تو اس کے ساتھ ہی یہ امر پیش نظر رہے کہ اس کمال نبوت کو حاصل کرے۔

پھر دوسرا کمال صدیقوں کا کمال ہے صدیق مبالغہ کا صیغہ ہے یعنے جو بالکل راستبازی میں فنا شدہ ہو۔ اور کمال درجہ کا پابند راستبازی اور عاشق صادق ہو۔ جس وقت وہ صدیق کہلاتا ہے۔ یہ ایک ایسا مقام ہے جب ایک شخص اس درجہ پر پہنچتا ہے تو وہ ہر قسم کی صداقتوں اور راستبازیوں کا مجموعہ اور انکو کشش کرنیوالا ہوجاتا ہے جسطرح پر آتشی شیشہ سورج کی شعاعوں کو اپنے اوپر جمع کرلیتا ہے اسیطرح پر صدیق کمالات صداقت کا جذب کرنے والا ہوتا ہے۔ بقول شخصے۔

زر زر کشد در جہان گنج گنج

جب ایک شے بہت بڑا ذخیرہ پیدا کرلیتی ہے تو وہ اسی قسم کی اشیاء کو جذب کرنے کی قوت اسمیں پیدا ہوجاتی ہے۔

صدیق کے کمال کے حصول کا فلسفہ یہہ ہے کہ جب وہ اپنی کمزوری اور ناداری کو دیکھکر اپنی طاقت اور حیثیت کے موافق ایاک نعبد کہتا ہے اور صدق اختیار کرتا اور جھوٹ کو ترک کردیتا ہے اور ہر قسم کے رجس اور پلیدی سے جو جھوٹ کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے دور بھاگتا ہے اور عہد کرلیتا ہے کہ کبھی جھوٹ نہ بولونگا نہ جھوٹی گواہی دونگا۔ اور جذبہ نفسانی کے رنگ میں کوئی جھوٹا کلام نہ کرونگا نہ لغو طور پر نہ کسب خیر کے لئے نہ دفع شر کے لئے یعنے کسی رنگ اور حالت میں بھی جھوٹ کو اختیار نہیں کرونگا۔ جب اس حد تک وعدہ کرتا ہے تو گویا ایاک نعبد پر وہ ایک خاص عمل کرتا ہے اور وہ عمل اعلےٰ درجہ کی عبادت ہے ایاک نعبد سے آگے ایاک نستعین ہے خواہ یہ اسکے مونہہ سے نکلے یا نہ نکلے لیکن اللہ تعالےٰ جو مبدء الفیوض اور صدق اور راستی کا چشمہ ہے اسکو ضرور مدد دیگا اور صداقت کے اعلےٰ اصول اور حقائق اسپر کھولدیگا جیسے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ کوئی تاجر جو اچھے اصولوں پر چلتا ہے اور راستبازی اور دیانتداری کو ہاتھ سے نہیں دیتا اگرچہ وہ ایک پیسہ سے تجارت کرے اللہ تعالے اسے ایک پیسہ کے لاکھوں لاکھ روپیہ دیتا ہے۔

اسیطرح پر جب عام طور پر انسان راستی اور راستبازی سے محبت کرتا ہے اور صدق کو اپنا شعار بنالیتا ہے تو وہی راستی اس عظیم الشان صدق کو کھینچ لاتی ہے جو خدا تعالے کو دکھا دیتی ہے۔ اور وہ صدق مجسم قرآن کریم ہے اور وہ صدق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے ایسا ہی خدا تعالے کے مامور و مرسل حق اور صدق ہوتے ہیں پس وہ اس صدق تک پہونچ جاتے ہیں تب اون کی آنکھ کھلتی ہے اور ایک خاص بصیرت ملتی ہے جس سے معارف قرآنی کھلنے لگتے ہیں۔

میں اسبات کے ملنے کے واسطے کبھی طیار نہیں ہوں کہ وہ شخص جو صدق سے محبت نہیں رکھتا اور راستبازی کو اپنا شعار نہیں بناتا وہ قرآن کریم کے معارف کو سمجھ بھی سکے اسواسطے کہ اسکے قلب کو مناسبت ہی نہیں یہ تو صدق کا چشمہ ہے اس سے وہی پی سکتا ہے جس کو صدق سے محبت ہو۔

اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ معارف قرآنی صرف اسی بات کا نام نہیں کہ کبھی کسی نے کوئی نکتہ بیان کردیا اسکی تو وہی مثال ہے

گاہ باشد کہ کودکے نادان
بغلط بر ہدف زند تیرے

نہیں قرآنی حقائق اور معارف کے بیان کرنے کے لئے قلب کو مناسبت اور کشش اور تعلق حق اور صدق سے ہوجاتا ہے پھر یہانتک اس میں ترقی اور کمال ہوتا ہے کہ وہ ما ینطق عن الھوی کا مصداق ہوتا ہے۔

اسکی نگاہ جب پڑتی ہے صدق پر ہی پڑتی ہے اسکو ایک خاص قوت اور امتیازی طاقت دی جاتی ہے جس سے وہ حق و باطل میں فی الفور امتیاز کرلیتا ہے۔ یہانتک کہ اسکے دل میں ایک قوت آجاتی ہے جو ایسی تیز حس ہوتی ہے کہ اسے دور سے ہی باطل کی بو آجاتی ہے یہی وہ سر ہے جو لا یمسہ الا المطہرون میں رکھا گیا ہے۔ حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا وہ مطہر نہیں ہوسکتا۔ نابکار دنیادار کہتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں ہوتا۔ یہہ ایک بیہودہ گوئی ہے اگر سچ سے گذارہ نہیں ہوسکتا تو جھوٹ سے ہرگز نہیں ہوسکتا۔ افسوس ہے کہ یہ بدبخت خدا کی قدر نہیں کرتے وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالے کے فضل کے بدوں گذارہ نہیں ہوسکتا۔ وہ اپنا معبود اور مشکل کشا جھوٹ کی نجاست کو سمجھتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالے نے جھوٹ کو بتوں کی نجاست کے ساتھ وابستہ کرکے قرآن کریم میں بیان کیا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ ہم ایک قدم کیا ایک سانس بھی خدا کے فضل کے بغیر نہیں لے سکتے۔ ہمارے جسم میں کیا کیا قوتے ہیں لیکن کیا ہم اپنی طاقت سے کیا کرسکتے ہیں؟ کچھ بھی نہیں۔

جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالے کو چھوڑتے ہیں انکا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ اسکے یہہ معنے نہیں ہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے کا نام خدا پر بھروسہ ہے اسباب سے کام لینا اور خدا تعالے کے عطا کردہ قوتی کو کام میں لگانا یہہ بھی خدا تعالے کی قدر ہے جو لوگ ان قوتوں سے کام نہیں لیتے اور منہ سے کہتے ہیں کہ ہم خدا پر بھروسہ کرتے ہیں وہ بھی جھوٹے ہیں وہ خدا تعالے کی قدر نہیں کرتے خدا تعالے کو آزماتے ہیں۔ اور اس کی عطا کی ہوئی قوتوں اور طاقتوں کو لغو قرار دیتے ہیں اور اسطرح پر اسکے حضور شوخی اور گستاخی کرتے ہیں۔ ایاک نعبد کے مفہوم سے دور جا پڑتے ہیں اسپر عمل نہیں کرتے اور ایاک نستعین کا ظہور چاہتے ہیں۔ یہہ مناسب نہیں جہاں تک ممکن اور طاقت ہو رعایت اسباب کرے لیکن ان اسباب کو اپنا معبود اور مشکل کشا قرار نہ دے بلکہ کام لیکر پھر توفیق الی اللہ کرے اور اسبات پر سجدات شکر بجالاوے کہ اسی خدا نے وہ قوتے اور طاقتیں اسکو عطا فرمائی ہیں۔

(باقی آیندہ)

حضرت مسیح الزمان کی ڈائری

قبل ظہر (۲۷ مارچ)

ظہر کی اذان ہو چکنے کے بعد اعلیٰ حضرت تشریف لائے - باہر سے آئے ہوئے مہمانوں نے شرف زیارت پایا - ازان بعد حضرت مخدوم الملۃ مولوی عبدالکریم صاحب نے بابو عطاء الٰہی صاحب سٹیشن ماسٹر کی طرف سے حصول اجازت کے لئے عرض کیا - آپ نے بابو عطاء الٰہی صاحب کو بلا کر فرمایا -

کرمی جون - جولائی وغیرہ مہینوں میں کوئی موقع یہاں رہنے کے لئے نکالنا چاہئے - آئندہ جب رخصت لو تو ان مہینوں کو مد نظر رکھ لینا -

اسکے بعد حضرت مخدوم الملۃ نے عرض کیا کہ میں نے حضور کا وہ خط اخبار میں شائع کرنے کو دیدیا ہے اور اسپر ایک مضمون بھی لکھدیا ہے (یہ اس خط کی طرف اشارہ جو نمبر ۱۱ جلد ۹ صفحہ ۸ پر درج ہے) فرمایا بہت اچھا کیا -

ایک شخص نے اپنے مشکلات کے لئے عرض کی فرمایا استغفار کثرت سے پڑھا کرو - اور نماز میں یا حی یا قیوم برحمتک استغیث یا ارحم الراحمین پڑھا کرو -

پھر اس نے عرض کیا کہ استغفار کتنی مرتبہ پڑھا کروں فرمایا کوئی تعداد نہیں کثرت سے پڑھو یہاں تک کہ ذوق پیدا ہو جاوے اور استغفار کو منتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ سمجھکر پڑھو خواہ اپنی زبان میں ہی ہو اسکے معنے یہ ہیں کہ اے اللہ مجھے گناہوں کے برے نتیجوں سے محفوظ رکھ اور آئندہ گناہوں سے بچا

ازاں بعد خاکسار ایڈیٹر الحکم نے مولوی شرف الدین احمد صاحب کے صاحبزادہ کے لئے دعا کے واسطے عرض کیا - فرمایا انکا خط بھی آیا ہے - انکو لکھدو کہ یاد دلاتے رہیں - اور پھر وہ خواب بیان کیا جو کسی دوسری جگہ درج ہو چکا ہے -

اسکے بعد آپنے نماز باجماعت ادا کی - اور معمول کے موافق تشریف لے گئے (حضرت اقدس ظہر کی سنتیں عموماً گھر جاکر پڑھا کرتے ہیں - ایڈیٹر)

مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ کل جب میں اٹھا تو میری زبان پر یہ جاری تھا جو حضور کا الہام ہے - اگر سر بمن ست مرا آنک ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے - پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ کل مجھے الہام ہوا تھا

چودھری رستم علی

اسکے ساتھ اور کچھ نہیں تھا -

قبل ظہر (یکم اپریل ۱۹۰۵ء)

اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظہر سے پیشتر تھوڑی دیر مجلس فرمائی -

فرمایا کہ عصر کے بعد میری طبیعت خراب ہو جاتی ہے میں اسلئے شام کو آ نہیں سکتا "

مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ کو کثرت پیشاب کی دو تین دن سے پھر شکایت ہو گئی ہے اور آج اعلیٰ حضرت نے ان کا قارورہ منگوا کر دیکھا تھا جو کثیر مقدار میں تھا اس کے متعلق مولوی عبدالکریم صاحب کو مخاطب کرکے جو کچھ فرمایا اس سے آپکی کمال شفقت اور ہمدردی کا ثبوت ملتا ہے اسلئے میں خلاصۃً اسے اپنے الفاظ میں درج کرتا ہوں -

فرمایا میں آپ کا پیشاب دیکھکر بہت حیران ہو گیا میں نے تو اسکے بعد دعا ہی شروع کردی اور انشاء اللہ بہت دعا کرونگا - مجھے چونکہ خود کثرت پیشاب کی شکایت ہے میں جانتا ہوں کہ کسقدر تکلیف ہوتی ہے دل گھٹتا ہے اور پنڈلیوں میں درد ہونے لگتا ہے بہت بے چینی اور گھبراہٹ ہو جاتی ہے میں نے ارادہ کیا ہے کہ اس رسالہ کو ختم کرلینے کے بعد کچھ دوائیں آپ کے لئے مفید ہیں تیار رکھونگا -

میں نے جو گولی آپ کو تیار کر دی تھی وہ مفید ثابت ہوئی تھی آپ اسکا استعمال کریں میں اور بھیجدونگا اور ختم ہونے پر اور تیار ہو سکتی ہے - آپ دودھ کثرت سے پئیں وہ اس مرض میں بہت مفید ہے اور میں انشاء اللہ بہت دعا کرونگا -

آپکے اس پیشاب کو دیکھکر مجھے تو حیرت ہی ہوئی کہ آپ کس طرح التزام کے ساتھ نمازوں میں آتے ہیں اور آپ کی آواز سے بھی معلوم نہیں ہوتا کہ آپکو تکلیف ہے -

اسپر حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ حضور کی دعا ہی تھی جس سے ہمت اور استقلال سے میں حاضر ہوتا ہوں - ورنہ بعض اوقات قریب غش ہو جاتا ہوں

پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ میں بہت دعا کرونگا مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضور کی عافیت چاہئے - فرمایا عافیت ہوتی جاتی ہے جب میں آپکے لئے دعا کرونگا حدیث میں آیا ہے من کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکا مددگار ہو جاتا ہے

اس کے بعد فرمایا کل الہام ہوا تھا - لمحو نار جھنم - اللہ تعالیٰ کے کلام میں یہ عجیب بات ہوتی ہے کہ بعض اوقات صرفی نحوی ایسی ترکیب پر ختم کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کے ماتحت تو نہیں ہے -

خادموں کو بھی نار جہنم کہا ہے پہلے بھی ایک الہام ہوا تھا یاتی علی جھنم زمان لیس فیھا احد اس کے بعد آپنے نماز ظہر جماعت کے ساتھ معمول کیموافق ادا کی اور آپ اندر تشریف لیگئے

"حسن معاشرت پر اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ کا ایک خط"

ذیل میں اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک خط میں درج کرتا ہوں - یہ خط برادرم سید فضیلت علیشاہ صاحب غفر اللہ لہ کے نام ہے - افسوس کہ اسپر تاریخ نہیں - یہ خط انشاء اللہ ہماری جماعت کے اکثر افراد کیلئے نہایت ہی مفید اور بابرکت ہوگا مجھے بار بار توجہ دلاتی ہے کہ جس شخص کے پاس حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کرامت نامجات ہوں وہ میرے پاس اصل یا نقل ضرور بھیجدیں کیونکہ میں مکتوبات احمدیہ مرتب کر رہا ہوں - اور اسطرح وہ دلائل نہ صرف یکجا محفوظ ہو جائینگے بلکہ بہتوں کی نفع کا موجب ہونگے ایڈیٹر -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی

محبی اخویم سید فضیلت علیشاہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکا عنایت نامہ چند روز ہوگئے کہ پہنچا تھا مجھکو معلوم نہیں کہ میں نے جواب لکھدیا تھا یا نہیں غالباً یہی خیال ہے کہ جواب لکھدیا گیا تھا - اب باعث تکلیف دہی یہ ہے کہ میں نے بعض آپکے سچے دوستوں کی زبانی جو درحقیقت آپ سے تعلق اخلاص اور محبت اور حسن ظن رکھتے ہیں سنا ہے کہ امور معاشرت میں جو بیویوں اور اہل خانہ سے کرنی چاہئے کسیقدر آپ شدت رکھتے ہیں یعنی غیظ وغضب کے استعمال میں بعض اوقات اعتدال کا اندازہ ملحوظ نہیں رہتا - میں نے اس شکایت کو تعجب کی نظر سے نہیں دیکھا کیونکہ اول تو بیان کرنیوالے آپ کی تمام صفات حمیدہ کے قائل اور دلی محبت آپ سے رکھتے ہیں اور دوسری چونکہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ حکومت اقسام ازلی نے دیرکھی ہے اور ذرہ ذرہ سی باتوں میں تادیب کی نیت سے یا غیرت کے تقاضا سے وہ اپنی حکومت کو استعمال کرنا چاہتے ہیں مگر چونکہ خدا تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کے ساتھ معاشرت کے بارے میں نہایت حلم اور برداشت کی تاکید کی ہے اسلئے میں نے ضروری سمجھا کہ آپ جیسے رشید اور سعید کو اس تاکید سے کسیقدر اطلاع کروں - اللہ جلشانہ فرماتا ہے عاشروھن بالمعروف یعنے اپنی بیویوں سے تم ایسے معاشرت کرو جسمیں کوئی امر خلاف اخلاق معروفہ کے نہ ہو اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو بلکہ انکو اس مسافرخانہ میں اپنا ایک دلی رفیق سمجھو اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو - اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیرکم خیرکم باھلہ یعنے تم میں سے بہتر وہ انسان ہے جو بیوی سے نیکی سے پیش آوے - اور حسن معاشرت کے لئے اسقدر تاکید ہے کہ میں اس خط میں لکھ نہیں سکتا - عزیز من انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جسکو خدا نے اس کے حوالہ کر دیا اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے - نرمی برتنی چاہئے اور ہر ایک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے جسکو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے اور وہ دیکھ رہا ہے کہ میں کیونکر شرائط مہمانداری بجا لاتا ہوں اور میں ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے مجھے اسپر کونسی زیادتی ہے - خونخوار انسان نہیں بننا چاہئے بیویوں پر رحم کرنا چاہئے اور انکو دین سکھلانا چاہئے - درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اسکی بیوی ہے میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے کہ ایک شخص کو خدا نے صدہا کوس سے میرے حوالہ کیا ہے شاید معصیت ہوگی کہ مجھ سے ایسا ہوا تب میں ان کو کہتا ہوں کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو کہ اگر یہ امر خلاف مرضی حق تعالیٰ ہے تو مجھے معاف فرماویں اور میں بہت ڈرتا ہوں کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں سو میں امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی ایسا ہی کرینگے ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسقدر اپنی بیویوں سے حلم کرتے تھے - زیادہ کیا لکھوں - والسلام

خاکسار غلام احمد

پہلی سہ ماہی گذر چکی ہے معاونین توجہ کریں وی پی جاری ہو رہے ہیں وصول فرما دیں

مہری نشان زلزلہ پر اخبار کیا کہتے ہیں

چونکہ زلزلہ کا ایک عظیم الشان مہری نشان ظاہر ہوا ہے اس لئے اس کے متعلق جو جو اخبارات کی رائیں ہیں وہ یکجا ہونی ضروری ہیں۔ ایڈیٹر

قرب قیامت سورج کا بے نور ہوجانا، مری کا پھیلنا، قحط کا آنا، ٹڈیوں سے فصلوں کا برباد ہونا، ایک بادشاہ کا دوسری بادشاہت پر فوج کشی کرنا یہ تمام باتیں جو آجکل پے در پے ظہور میں آرہی ہیں قیامت کی ان چھوٹی چھوٹی نشانیوں میں سے ہیں جنکی پیشین گوئی کی جاچکی ہے۔ ان نشانیوں کے علاوہ آندھیوں اور بگولوں کی موجودگی اور سخت خوفناک زلزلوں کی آمد سے اس بات کا یقین ہوجاتا ہے کہ قیامت جو ہر چند کہ ہر ساعت گذشتہ پر نزدیک ہی ہوتی جاتی تھی۔ اب وہ بہت ہی قریب آگئی ہے۔ اور ۴ - اپریل کا زلزلہ اس خوفناک منظر کی شہادت دے رہا ہے۔ جو قرب قیامت کی آیندہ خوفناک نشانیوں کے ظاہر ہونے پر دنیا کو دیکھنا پڑیگا۔ یہ دل دہلانیوالا بربادکن زلزلہ چھ اور ۶½ بجے کے درمیان تمام منصوری۔ ڈلہوزی۔ ڈیرہ دون۔ مری۔ دہرم سالہ۔ پٹیالہ۔ امبالہ۔ کرم آباد۔ وزیر آباد۔ مدارس۔ جالندھر۔ فیروزپور۔ سیالکوٹ۔ طالب پور ضلع گورداسپور۔ اور تقریباً ہر صوبہ ہند کے ہر مقام پر محسوس ہوا۔ بعض مقامات میں سہ پہر اور رات کو بھی متواتر زلزلے آتے رہے۔ چنانچہ منصوری اور طالب پور میں ۳ ڈیرہ دون ۲۔ وزیر آباد ۲۔ اور پٹیالہ میں ۲ مرتبہ زلزلہ آیا۔ مگر انمیں پہلا زلزلہ جو ۶ اور ساڑھے چھ بجے کے درمیان آیا وہ نہایت سخت زلزلہ تھا جن مقامات میں زیادہ نقصان ہوا۔ انمیں شملہ۔ منصوری۔ لاہور۔ امرتسر۔ اور دہرم سالہ ہیں۔ لاہور میں وزیر خان کی مسجد کا مینار شق ہوگیا۔ سنہری مسجد کے طلائی گنبد گر گئے دفتر پیسہ اخبار کے دروازہ کی برجیاں اور دفتر کے کمرے کی چھت گر گئی۔ شاہی مسجد کی بیرونی ڈیوڑھی کے اوپر کی چھت میں شگاف آگیا۔ اسلامیہ بورڈنگ ہوس کی چھت کا ایک حصہ گر گیا ٹاون ہال۔ لارنس ہال۔ منٹگمری ہال۔ عجائب خانہ۔ ریلوے سٹیشن اور ڈسٹرکٹ کچہری کو سخت نقصان۔ صدہا مکان گر گئے بہت سے آدمی ضائع ہوئے جنکی تعداد عام طور پر دو سو سے زیادہ مگر سرکاری رپورٹ سے صرف دو سو معلوم ہوئی ہے۔ ہم کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور سپرنٹنڈنٹ بہادر نے شہر میں دورہ کیا۔ اور کو خود صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر ملاحظہ کیلئے شہر میں تشریف لے گئے۔

امرتسر میں علاوہ اتلاف جان کئی لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ شملہ۔ منصوری۔ ڈیرہ دون میں بھی بہت مکانات گر گئے کئی جانیں ضائع ہوئے۔ اکثر معابد بھی منہدم ہوگئے مگر سب سے زیادہ ہیبتناک منظر دہرم سالہ کا تھا۔ جہاں شہر اور چھاؤنی کے بیشمار مکان گر گئے بازار کی تمام دوکانیں مسمار ہوگئیں۔ صدہا دیسی اور بیسیوں یورپین مر گئے۔ اتلاف جان کا تخمینہ ۶۰ فیصدی خیال کیا جاتا ہے۔ بربادی کی یہ نوبت پہنچ گئی ہے کہ پیٹ بھرنے اور سکونت کیلئے مکان اور ضروریات زندگی کا میسر آنا مشکل ہو رہا ہے۔ صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر نے

۶ تاریخ لاہور سے پٹھان کوٹ کو بذریعہ سپیشل ٹرین کچھ ڈیرے خیمے خوراک۔ ادویات اور ڈاکٹروں کو روانہ کیا ہے سرکاری جنگی پلٹن قائم مقام کمشنر لاہور اور مسٹر سپرنٹنڈنٹ انجینئر اس خوفناک منظر کو دیکھنے گئے ہیں۔ اور سفر مینا کی ایک جماعت سڑکوں کو صاف کرنے کیلئے تعینات کی گئی ہے۔

زلزلہ مذکورہ بالا آفت کے علاوہ ۵ مارچ کو قریب دوپہر کے موضع [illegible] میں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات پنجاب میں ایک ایسا خوفناک بگولا آیا جسکی مثال موجودہ زندگی میں نہیں۔ اس بگولا کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ایک درستون جو چار یا پانچ قدم گرد میں ہوگا مشرق کیجانب سے نمودار ہوا اور گاؤں کے نصف جنوبی حصہ کو اڑا کر لے گیا مکانوں کی چھتیں [illegible] بعض دیواریں قائم ہیں اور بعض گر گئیں۔ گاؤں کی مسجد کا [illegible] اور گرد دو میل کے فاصلہ پر تخت شمال کے ایک کھیت میں جا پہنچے۔ موضع [illegible] تحصیل کھاریاں میں کہ ان دونوں [illegible] اسیطرح کا ایک بگولا گاؤں والوں کے دیکھتے دیکھتے گھروں میں داخل ہوا اور تین چار گھروں میں گشت کرتے جاتے ہوئے ایک گھر کی چھت کو اڑا لے گیا۔

۲۸ اپریل کو بڑودہ میں [illegible] سول کورٹ کی شمالی طرف سے ایک بگولا نمودار ہوا۔ جو تخمیناً [illegible] بلندی تک ایک مردستون معلوم ہوتا تھا۔ اس بگولہ میں دھوبیوں کے بہت سے کپڑے جنکو انہوں نے خشک ہونے کیلئے پھیلا رکھا تھا۔ [illegible] آسمان میں اڑتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ بعض مکانات کو سخت نقصان پہنچا [illegible]

عظیم خوفناک زلزلہ بیشمار نقصان جان و مال ۴ اپریل کو چھ بجے صبح کے ایک شدید اور مہیب زلزلہ لاہور میں آیا۔ لاہور میں بوڑھے بوڑھے آدمی بیان کرتے ہیں کہ ایسا سخت زلزلہ انہوں نے اپنی عمر میں کبھی نہیں دیکھا گو ان سطور کے قلمبند کرنے کے وقت تک کسی عمارت کے نقصان کی مقدار صحیح نہیں ہوئی۔ تاہم بعض کی شکست و ریخت کو پیسہ اخبار کے رپورٹر اور ملازم دیکھ چکے ہیں۔ بلکہ مرزا علی حسین صاحب (جو پیسہ اخبار کے ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر ہیں) کے چار عزیز موچی دروازہ کے اندر ایک کوچہ میں مکان کے گرنے سے دب کر مر گئے ہیں۔ اور وہ بیچارے انکی تجہیز و تکفین میں مصروف ہیں۔ نصف سے زیادہ ملازمان کارخانہ بھی غیر حاضر ہیں۔ وکٹوریہ گرلز سکول لاہور میں جو راجہ نونہال سنگھ کی حویلی میں واقع ہے۔ کچھ مکانات گر گئے ہیں۔ اور شاید ایک آدمی دب کر مر گیا ہے۔ اور کچھ زخمی ہوئے ہیں۔ ٹاون ہال لاہور جو ایک نہایت مضبوط عمارت تھی۔ سب کی سب پاش پاش ہوگئی ہے۔ ریلوے سٹیشن لاہور کے کچھ حصہ کو صدمہ پہنچنے میں بڑے بڑے شگاف آجانے کی خبر ملی ہے میو ہسپتال اور عظیم الشان نئے ڈاکخانہ میں بڑے بڑے شگاف آجانے کی خبر ہے۔ مارکٹ یعنی پرانا عجائب گھر اور کئی ایک سرکاری اور پرائیویٹ عمارات کو صدمہ پہنچا ہے۔ اور دیواروں میں شگاف آگئے ہیں۔ اور دیہاتی نقصان کی خبریں آرہی ہیں۔ یہ تو باہر کی کیفیت ہے۔ کارخانہ پیسہ اخبار کے نقصان کا احوال سنئے۔ عالیشان داخلہ کے دروازہ پر جو دو بڑی اور کئی چھوٹی شاندار برجیاں تھیں سب گر گئیں اندر کی عمارت کی تیسری منزل کے کچھ بیرونی دیواریں گرنے کے صدمہ سے درختوں کے کچھ حصے ٹوٹ گئے اور کئی ایک دوسری دیواروں کو شگاف آئے۔ جو بہت سا نقصان ہے مگر خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ بہت سا مکان محفوظ رہا ہے۔ اور کارخانہ کے کارکنان میں سے کسی جان کا نقصان نہیں ہوا۔ حالانکہ ناظم دفتر پیسہ اخبار معہ اہل و عیال اسی مکان کے ایک حصہ میں مقیم ہے۔ یہ کہنا عبث ہے کہ زلزلہ کے وقت ناچیز انسان کی کیا حقیقت تھی۔ یوں تو شہر کا کوئی اور محلہ ایسا نہ ہوگا۔ جہاں اس تقاضا سے شکست و ریخت کی نوبت نہ آئی ہو۔ مگر کبھی دروازہ۔ موچی دروازہ۔ دھیو والی۔ جنگڑ محلہ۔ لنڈا بازار۔ سٹیشن۔ ڈبی بازار۔ اور جوڑے موری میں بہت نقصان ہوا۔ ریل کے کارخانہ کی دیواریں پھٹ گئیں۔ اور آہنی شہتیر اپنی جگہ سے ملکر چھت کا ایک حصہ ٹیڑھا ہوگیا۔ بانگرشاپ تمام پھٹ کر ناکارہ ہوگیا۔ ریلوے سٹیشن کے دو کمرے جنمیں ڈی۔ ٹی۔ ایس کا دفتر تھا گر گیا۔ اور نئے پلیٹ فارم پر جو شمال کیطرف ہے اسکی ڈیوڑھی گر گئی اور ریفریشمنٹ روم کو صدمہ پہنچا۔ سنہری مسجد کے دونوں میناروں کے گنبد گر پڑے۔ موچی دروازہ میں مشہور ٹھٹھیروں والی حویلی پھٹ گئی۔ منشی محمد بخش صاحب سوداگر آسٹریلیا کا عالیشان مکان جو چند سال ہوئے انہوں نے بنوایا تھا اوپر سے پھٹ گیا۔ مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر کے مکان کے پاس سید نجف شاہ کا مکان گر گیا تمام کنبہ نیچے دب گیا۔ ۷ آدمیوں سے ۲ بچے باقی مر گئے۔ دائی ہولی کی گلی میں بابو جودھا مل دربی والہ کا مکان گر گیا۔ گھر کے کئی آدمی دب گئے۔ اور ایک خورد سال لڑکی اور ایک عورت مر گئی۔ دھیو والی میں متصل اشنان بھیروں لالہ سندر داس مہتہ کا مکان گر گیا۔ گھر کے کئی آدمی دب گئے۔ چند سسکتے ہوئے نکالے گئے اور چند مر گئے۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ چھاؤنی سٹیشن کے پاس مسافر گاڑی الٹ گئی۔ مگر تصدیق طلب ہے۔ ریلوے شیڈ میں بھی بہت سی گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں۔ لوکو ورکشاپ کے مہتمم نے تمام کاریگروں کو ۲۴ گھنٹہ کی چھٹی اس غرض سے عطا کی کہ وہ اپنے گھروں اور بال بچوں کی جاکر خبر لیں۔ جو لوگ قیامت کو ہزل اور ان یقینی واقعات کو لغو سمجھتے ہیں ان کیلئے یہ زلزلہ ایک نمونہ از خروارے تھا

اس روز دوپہر تک ۳ دفعہ زلزلہ محسوس ہوا۔ ایک صبح سوا چھ بجے اور سخت ہولناک پہلا زلزلہ جو چھ بجکر ۵ منٹ پر آیا تھا۔ دوسرا خفیف جو کہ ۹½ بجے اور تیسرا ہلکا ۱۱ بجے محسوس ہوا۔ تیسرے پہر رات کو اور دوسرے روز بھی خفیف سے محسوس ہوتے رہے۔ ہلکا ۱۱ بجے محسوس ہوا۔ مینار مسجد سردار خان فرنگ کا ایک حصہ گرا۔ مسجد وزیر خان کے شمال مغربی مینار کی چھتری کو صدمہ پہنچا۔ ڈاکخانہ کو کچھ نقصان پہنچا۔ ٹاون ہال کا نقصان شدید ہے۔

(پیسہ اخبار)

ایک بھاری زلزلہ ۴ ماہ حال کو صبح کے ۶ بجکر ۔ منٹ پر لاہور میں ایک بھاری زلزلہ جس سے نقصان عظیم واقع ہوا۔ بیسیوں گھر مسمار ہوگئے۔ اور بیسیوں قیمتی جانیں تلف ہوگئیں۔ سرکاری عمارتوں کو بھی بہت نقصان پہنچا ہے۔ پورے نقصان کی مقدار تو اس وقت بتلائی نہیں جاسکتی۔ لیکن اتنا کہا جاسکتا ہے کہ لاہور میں شاید ہی کوئی مکان ہوگا جسمیں چھوٹے یا بڑے مکان کو شگاف نہیں ہوگئے ہیں۔ بڑے بوڑھوں کا خیال ہے۔ کہ ایسا سخت بھونچال اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جو چار دن کی بخشیں زمین پر کا رکھی ہیں وہ مضبوطی سے نہیں گاڑی ہیں کیونکہ باوجود [illegible] کے ہونے زمین ہلگئی۔ بلاشبہ یہ اس خالق کائنات کی دانائی پر حرف تھے خیر کچھ ہو انسان اس بھونچال سے نہایت قیمتی سبق سیکھ سکتا ہے۔ یہیں یہ معلوم ہوگیا کہ ایشور کی طاقت کتنی عجیب ہے۔ جب ہوا جو کہ بلاشبہ اسکے قبضہ میں ہے۔ اسقدر طاقت ور ہو کر پرتھوی کو جڑوں سے ہلا سکتی ہے۔ تو سوچو کہ ایشور کی طاقت کسقدر ہے۔ دوسرا سبق یہ ملتا ہے۔ کہ انسان کی زندگی بڑی ناپائدار ہے۔ اسکو آجکا کام کل پر کبھی نہیں چھوڑنا چاہئے۔ کیونکہ کون کہہ سکتا ہے کہ کل وہ زندہ ہوگا۔ ۳ اپریل کا دن معمولی حالت میں [illegible] ہوا تھا آسمان صاف تھا۔ کسی مصیبت کا خیال تک بھی نہ تھا لیکن یکا یک ایسا زلزلہ آیا کہ بیسیوں ہونہار جانوں کو ساتھ لے گیا۔ کئی گھر ویران ہوگئے لیکن مشکل تو یہ ہے کہ یہ باتیں اپنا اثر دیر پا نہیں رکھتیں۔ وقوعہ کے وقت پر تو سب کچھ سیکھ لیا جاتا ہے لیکن وقت گذرنے پر سب کچھ بھول جاتا ہے اس واسطے ایشور پریم و شواش لانے کی ضرورت ہے۔ جب تک اس پر وشواش نہیں لایا جاتا۔ کچھ فائدہ متصور نہیں۔

(پرکاش)

بھونچال

چوتھی اپریل ۱۹۰۵ء منگل کے دن کی ہیبتناک صبح مدتون یاد رہے گی - چھ بجکر دس منٹ گذرے تھے، اور بہترے لوگ اپنے بستروں پر نیم خوابی مین انگڑائیان لے رہے تھے، اور بہتر زندہ دل عبادت الٰہی مین مصروف تھے، کہ شمال کی جانب ایک غیر معمولی آواز گڑگڑاہٹ کی سی سُنائی دی - جن لوگون کے مکانات لب سڑک واقع تھے، اُن سب نے اُسے گاڑیون کے گذرنے کی آواز سمجھا - مگر درحقیقت وہ گاڑیون کی آواز نہ تھی - بلکہ وہ جوش زمین کا خرخر تھا، جو لہرین مارتا، اور زلزلہ کی آمد کی خبر دیتا لہرون کی طرح چلا آرہا تھا، اس کا آنا تھا، کہ چند سیکنڈ کے بعد آناً فاناً ہی زلزلہ کی وہ شدید حرکت محسوس ہوئی کہ الامان! الامان!! اونچے اونچے مکانات بالاخانے - گنبد - کلس، مینار - چھتین - برجیان - چمنیان غرض سارا شہر اپنی کل کائنات سمیت یون جھٹکے کہا رہا تھا - جیسے کوئی شخص بیری پر چڑھکر بیر جھاڑنے کیلئے اوسکو زور سے جھٹکا دیتا ہے - جن لوگون کے ایک منزلہ مکان تھے وہ تو بے حواس ہوکر گھرون سے نکل پڑے کہ کہین چھتون کے نیچے آکر نہ دب جائین - مگر جو لوگ دوسری تیسری منزل کی چھتون پر تھے، اون کے مکان ہنڈولے کیطرح ڈول رہے تھے " اوکی کیفیت دلی کا خیال کرو کبھی وہ ہنڈولا دائین ہاتھ کو جھکتا تھا کبھی بائین کو بچون کا سہما ماؤن کا رونا گنہگار انسان کا اللہ کے حضور مین گڑگڑانا، کلمہ پڑھنا خلقت کا شور و غل پرندون کا گھبراکر اوڑنا دو ڈھائی منٹ مین خواب ہولناک کیطرح سب کچھ ہو گذرا اور دو ڈھائی منٹ مین ہی بے انتہا تباہی اور بربادی ظہور مین آئی شہر کے بے تعداد مکانات گر پڑے دیوارین شق ہوگئین چھتین بیٹھ گئین سرکاری عمارات اور دفاتر کو سخت صدمہ پہونچا - ریل کے اسٹیشن کے بعض کمرون اور لاہور کے جدید عالیشان ٹاؤن ہال کے ایک حصہ کا وہ حال ہوا کہ جسے کھنڈرات کہنا بالکل بجا ہے اور گرین گے - وکٹوریہ گرل اسکول کی عالیشان عمارت کو بھی ایسا سخت صدمہ پہونچا کہ وہ آئندہ کام کے قابل نہین رہی - لاہور کی مشہور سنہری مسجد کے سربلند مینارون کی دو برجیان بھی سربسجود ہوئین - جان کا نقصان بھی کچھ کم نہین ہوا - ٹھیک ٹھیک اندازہ تو ابھی معلوم نہین ہوا، مگر جن جن مکانات کی چھتین بیٹھین، وہان عموماً آدمی بڈھے اور عورتین، مرد، بچے، جانور، غرض جو چھتون کے نیچے آئے، وہ بچے ہی نہین - ؎

چلتی چاکی دیکھکے دیا کبیرا رو
دو پاٹن کے بیچ آ ثابت گیا نہ کو

زلزلہ کی حرکت شمال سے جنوب کو تھی - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ کوہ ہمالیہ کے کسی آتش خیز مرکز سے جنوب کو یا شاید چارون طرف پھیلا - دو منٹ تک دم بدم زلزلہ کا زور بڑھتا گیا، اور اگر ایک آدھ منٹ تک دو ایک جھٹکے ایسے اور لگتے تو لاہور سب ویران ہوجاتا - ۱۵ منٹ بعد پھر ایک خفیف سی جنبش ہوئی، اور چند گھنٹے کے بعد تیسری دفعہ پھر زمین نے سانس سالیا -

تمام شہر ایک نمونہ قیامت بن گیا، اور لاہور مین یہ دن رونے دھونے، تجہیز، تکفین، تعزیت، عیادت، عزیزون کی خیریت دریافت کرنیکے خطوط لکھنے، اور تار دینے مین گذرا - تارگھر مین خلایق کا وہ ہجوم تھا جیسا کسی میلہ مین ریل کے ٹکٹ گھر پر ہوا کرتا ہے - لاہور کے بڑے بڑے عمر رسیدہ جو تقریباً ایک ایک صدی دیکھے ہوئے ہین، کہتے ہین، کہ ہماری یاد مین کبھی ایسا زلزلہ نہین آیا -

لاہور مین جو تار خبرین باہر سے پہنچی ہین، اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ ہندوستان کے دیگر مقامات مین بھی اسیطرح محسوس ہوا ہے - مگر خوش قسمتی سے سب جگہ اس شدت تک نوبت نہین پہونچی - البتہ کوہ دہرم سالہ مین اس سے مکانات کی بربادی اور ہلاکت بہت ہی زیادہ ظہور مین آئی - وہان بہت سے صاحب لوگ اور میمین بھی ہلاک ہوئین، اور تمام بازار برباد ہوکر بالکل تودہ خاک بن گیا -

اللہ کی قدرت کے اس خوفناک نظارہ کو آدمی نظر عبرت سے دیکھے، اور سوچے، کہ انسان کی ہستی کیسی بے ثبات ہے، اور یہ دنیا کیسی بے بنیاد اور قادر مطلق کو ہر وقت کُل کائنات زمین و آسمان پر کیسا زبردست اقتدار حاصل ہے، اگر وہ کل کرۂ زمین کو مع دریاؤن، پہاڑون سمندرون کے یون اچھال سکتا ہے، جس طرح اسکول کا بچہ کسی گیند کو اچھالتا ہے - اس خلاق عالم اور رب العالمین کو کبھی نہین بھولنا چاہئے - وہ کیسے خوش قسمت لوگ تھے، جو اس زلزلہ سے پہلے نمازون سے فارغ ہوکر تلاوت کلام الٰہی مین مصروف تھے - موت کا کوئی وقت مقرر نہین - حکم الٰہی کو کبھی نہین بھولنا چاہئے اور سفر آخرت کے لئے ہمیشہ ٹکٹ ہاتھ مین اور بستر بندھی گٹھری بغل مین رہنی چاہئے - فسبحان

الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ؕ

(تہذیب النسوان)

قہرناک زلزلہ
قیامت کا نمونہ

۴ - اپریل کے زلزلہ کی خبر نہایت اختصار کے ساتھ پہلے پرچہ مین لکھ چکے ہین - اب چاہتے ہین کہ اس کی کیفیت ذرا تفصیل سے ہدیہ ناظرین کرین لیکن جب وہ حالت عالم خیال مین پیش نظر آتی ہے - واللہ ایک بدن کی اور سہما کی سی چھا جاتی ہے - بدن مین لرزہ پڑجاتا ہے - ہاتھ پانون عرق آلود ہوجاتے ہین اور کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ کیا لکھیں اور کیا کرین - صبح کا وقت تھا - چھ بجکر کچھ منٹ گذر چکے تھے لوگ اکثر ابھی خواب راحت مین پڑے انگڑا رہے تھے اور جو بیدار ہوچکے تھے اور یاد الٰہی یا دنیوی کاروبار مین مصروف تھے انکے وہم و گمان مین بھی یہ بات نہ تھی کہ چند لمحے کے اندر اندر غضب الٰہی کا ایک پُرہیبت نمونہ نظر آنیوالا ہے غرض خلقت اپنی معمولی حالت مین اور بے کھٹکے تھی کہ یکایک مکانوں کی دیوارین لرزنی شروع ہوئین - حرکت لحظہ بلحظہ بڑھتی جاتی تھی حتی کہ سیکنڈون مین عمارات کی چھتین اور در و دیوار اسطرح زور شور سے کانپنے اور جنبش کرنے لگے جیسے کوئی کشتی ایک بحر مواج کے تلاطم مین جھکولے کہاتی اور ڈگمگاتی ہو - ہر جھکولے پر یہی گمان ہوتا تھا کہ اب خاتمہ ہوا - اونچی اونچی عمارتین ہوا مین اسطرح جھونکے لے رہی تھین جیسے کسی درخت کی ٹہنی پر آشیانہ طائر ہوا کے جھونکے سے جہولتا ہو - خلقت اکثر اس غضبناک اور پُرجلال قہر الٰہی سے خوف کہاکر گھرون سے نکل بھاگی - زن و مرد - پیر و جوان ہر ایک کے چہرہ پر سخت سراسیمگی - بدحواسی - مایوسی اور تشویش پڑی برستی تھی - حقیقت یہ ہے اوسوقت کا صحیح نقشہ کہینچنا محال معلوم ہوتا ہے - بغیر دیکھے ایسی حالت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ ہو نہین سکتا مگر جنہون نے اسکا صحیح سمان نہین دیکھا خدا آئندہ بھی کبھی نہ دکھائے - ہماری آنکھین دوبارہ ایسا منظر دیکھین - بالجملہ یہ زلزلہ اسدرجہ ہولناک و مہیب تھا کہ اسے قیامت صغریٰ کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا - بلکہ جس وقت وہ اپنی پوری شدت پر خدائے قہار کا جلال ظاہر کررہا تھا اوسوقت تو لوگون کو عموماً یہی یقین آگیا تھا کہ بس قیامت آہی گئی - خاص و عام کی زبان پر توبہ و استغفار کے کلمات جاری تھے جو شاید بیسیون برسون سے بھی خدا کا نام نہ لیتے ہونگے وہ بھی اس تہلکہ سے خائف ہوکر اللہ اللہ اور رام رام ہی پکار رہے تھے قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ نے قیامت کی ہولناک گھڑی کے جو آثار بیان فرمائے ہین انکا معمولی خاکہ کچھ اس زلزلہ نے خلق اللہ مین انتہا درجہ سراسیمگی اور افراتفری ڈالدی - پھر روز محشر جو نفسی نفسی ہوگی اسکا کیا ٹھکانا ہے - نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت

اعمالنا - فی الواقع اسمین ذرا شک نہین کہ خدائے قادر یہ قہری نشانات محض ہم گنہگارون کی بداعمالی اور غفلت شعاری سے ناراض ہوکر دکہلاتا ہے اور جبتک کہ بندے اس کی رضاجوئی پر سے اپنی نفسانی خواہشات کو قربان نکردین جبتک تن آسانی در تعیش کو قطعی ترک نکردین جبتک اپنے خلوت خانون کو عبادتگاہین نہ بنالین - خلاصہ یہ کہ جبتک وہ اپنی شبانہ روز زندگی مین ایک پاک تبدیلی نکرین شاید اسکا غضب اسی طرح مختلف صورتون مین بھڑکتا رہیگا - (وکیل)

بھونچال

یہ نام ہی ایسا ہے کہ جس کے سنتے ہی بدن تھرا جاتا ہے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین روتے ہوئے معصوم بچے بھی اس نام کو سنتے ہی خاموش ہوجاتے ہین - جہان انحضرت کا نام آیا - وہان درختون کے گرنے عمارات کے صفاچٹ و جانون کے ضائع ہونیکا پہلے ذکر آیا - غرضیکہ اون کے اوصاف دنیا کو حیران کرنے والے - زندون کو مردہ - تندرستون کو بیمار بے خوف کو باخوف بنانیوالے ہین مختصر الفاظ مین اگر اسکو عزرائیل کا بہائی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا -

۴ - اپریل کی صبح ہندوستان اور دنیا کے بعض حصون کو نہین بہولیگی - اور جہان سنہری حروف مین جاپانی بہادری کا ذکر لکھا جائیگا - وہان ہی اس کمبخت بہونچال کا تذکرہ بھی آئیگا خواہ کتابون کو الٹ دو - ورق گردانی مین تضیع اوقات کردو بھی برس سے زیادہ عمر کے بوڑہون سے دریافت کرلو بہتیرے ہولناک زلزلہ کی حکایت پڑھا کیا سنو گے بھی نہین جس شدومد سے عالم حباب کی فوج کو ہمراہ لیکر ۴ - اپریل کی صبح کو آیا - ایسی سختی تیزی سے کبھی خواب مین بھی نہین دیکھا ہوگا - وہ قیامت کا سمان وہ ہولناک سین جب آنکھون کے آگے آتا ہے تو جان ہوا ہوجاتی ہے - باپ نے بیٹا نہین سنبھالا - عورت نے خاوند کی پرواہ نہین کی -

بہونچال کے بعد تعلیم یافتہ پارٹی اس طرف مائل ہوگئی ہے کہ بہونچال کے آثار پہلے ہی سے دکہائی دیتے ہین مگر میٹنگ مین خبر نہین کیون خاموشی ہے - اور کیون انہون نے دنیا کو بیدار نہین کیا -

اونکا قول ہے

کہ برابر ایک ہفتہ سے گرد و غبار آلود آسمان دکہائی دیتا تھا - سورج کے درشن نہین ہوتے تھے جب صبح اٹھو تو ایک عجیب قسم کی مٹی جو ہندوستان اور پنجاب کے تختہ کی معلوم ہوتی تھی - کوچون سڑکون کہیتون مین پڑی ہوئی دکہائی دیتی تھی - وہ مٹی اوس آتش افشان پہاڑ کی تھی جس کے پھٹنے کا اوسوقت بہت نزدیک ہو تو تہلا یا ہون کہو کہ جس کے پھٹنے سے ہزارون گھر تباہ ہوگئے سینکڑون خانہ برباد ہوئے جنہوں کہتے ہین کہ دیتے ہیا پیالہ کہ اسکا پھٹنے سے اثر پڑا ہے

[illegible]

نشان زلزلہ کے خطوط

زلزلہ کے متعلق چاروں طرف سے ایک شور قیامت کی صدا آرہی ہے۔ شملہ سے خبر آئی ہے کہ بہت سی سرکاری کوٹھیاں یہاں تک گورنمنٹ پریس اور دیگر دفاتر کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ بہاگسو پہاڑی سے بی ٹیریم کے متعلق خبر ہے۔ کہ بالکل دب گیا ہے۔ اور اس کے اردگرد کے پہاڑوں کے متعلق مولوی قایم الدین صاحب مدرس مدرسہ نورپور نے جو خط ہمارے پاس بھیجا ہے اسکی نقل ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

(۱) جناب۔ تسلیم۔ یہاں زلزلہ سوا چھ بجے دن کے ۵ منٹ ہوا۔ لیکن نقصان بالکل نہیں ہوا۔ پالم پور کانگڑہ۔ دہرمسالہ۔ ریلو چڑی شاہپور میں جانور کا ازحد نقصان ہوا۔ اور شاذونادر گھر بچا۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ دس فیصدی آدمی ان قصبوں میں سلامت رہے ہیں اور طوالیں شہر مذکورہ بالا کی بند ہیں اور تاریں ٹوٹ گئی ہوئی ہیں۔ ۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء

(قایم الدین مدرس نورپور)

(۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اب تک تو خدا کے فضل سے خیریت سے ہیں آگے اس کی مرضی پہلے تو طاعون سے ہی پناہ مانگتے تھے اب ایسی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ کہ اس کو بھی لوگ بھول گئے۔ پرسوں میرے مکان کے پاس ہی ایک مکان ہے اسکو آگ لگی۔ اسقدر دہواں آتا تھا کہ دم بند ہونے لگا۔ جب شعلے بلند ہوئے۔ تو اتنی گرمی کہ بیٹھا نہ جاتا تھا یہی خطرہ تھا۔ کہ اب ہمارے گھر تک پہنچی کہ پہنچی۔ اسباب اٹھانے کے فکر میں ہی تھا کہ آگ بجھانے والے انجن آگئے۔ خدا خدا کر کے دوپہر سے لیکر شام تک وہ آگ کہیں فرو ہوئی۔ آج اور ایک قہر شہر پر نازل ہوا۔ صبح کی نماز پڑھ کر پلنگ پر لیٹا ہوا کتاب دیکھ رہا تھا کہ یکایک چارپائی ہلنی شروع ہوئی میں سمجھا کہ معمولی زلزلہ ہے تو نیچے پر جا چڑہا۔ کہ اتنے میں ایک دم سے اس زور سے جھکولے آنے شروع ہوئے کہ خدا کی پناہ۔ پیر زمین پر نہیں ٹکتا تھا مکان اس طرح سامنے ہلتے تھے جس طرح بایوگراف میں جدہر نظر اٹھا کر دیکھو۔ کہیں پاخانہ کہیں دیوار کہیں کٹہرا کہیں چھت کسیکو نہ دکہاوے۔ ہر وقت یہی خیال تھا۔ کہ اب میں بھی کوٹھے سمیت زیر ہوں۔ مکان وغیرہ اڑنے سے ایسی مٹی اڑی۔ کہ ہاتھ کو ہاتھ دکہائی نہ دیتا تھا اور گرد کے مارے سانس رکتا تھا۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن اوپر ہوں تو نیچے گرنے کا خوف نیچے جاؤں تو مکان کے نیچے دبنے کا ڈر۔ غرض عقل ماری ہوئی تھی۔ جب ذرا تھما۔ تو میں تو کپڑے پہن کالج بھاگا۔ وہاں جتنے اعلیٰ قسم کے کرایہ پر رہنے والے کمرے ہسپتال کے تھے۔ سب شق۔ جو مریض کہ کروٹ بدل نہیں سکتے تھے وہ جان کے ڈر کے مارے باہر دوڑے ہوئے نکل آئے۔ غرض بہت سی جگہ دراڑیں پڑ گئیں۔ اتنے میں زخمی آنے شروع ہوئے کسی کا سر پھٹ گیا تھا کسی کا ہاتھ۔ کسی کا پیر ٹوٹ گیا تھا۔ غرض کچھ نہ پوچھو۔ ہسپتال میں ایک میلہ لگ گیا تھا۔ ایک بیمار تو آتے ہی جان بحق ہوا۔ ہمارے کٹھڑے کے ایک اور چھوٹا سا چھو نکل آیا۔ شہر کا یہہ حال ہے کہ بہت سے لوگ مر گئے کسی کے بچے دب گئے۔ ایک سارا کنبہ ہی مکان کے نیچے آگیا۔ بعض جگہ جہاں گلیاں تنگ تہیں۔ وہاں مقابل کے مکان بالکل مل گئے۔ سنہری مسجد کے دونوں منارے زمین پر۔ شاہی مسجد کو بھی کچھ نقصان پہنچا ٹاؤن ہال زمین سے پیوستہ ہو گیا۔ سٹیشن کا بہت سا حصہ غارت ہو گیا۔ غرض کوئی گلی یا بازار نہیں ہے۔ جہاں کوئی مکان نہ گرے ہوں اور شاید کوئی مکان ہی شہر میں ہو جس میں کئی جگہ شق اور دراڑیں نہ پڑ گئی ہوں۔ اگر آدھا منٹ بھی اور رہتا۔ تو سارا شہر صاف ہو جاتا۔ اب بھی یہہ حال ہے کہ معمولی سا زلزلہ آجانے تو سینکڑوں مکان گرنے کو طیار کھڑے ہیں۔ دفتر محکمہ ہیئت سے یہ اطلاع نکلی ہے۔ کہ چار روز تک پھر خطرہ ہے اور اب تک دو تین دفعہ آہستہ آہستہ برابر حرکت معلوم ہوتی رہی ہے۔ لوگ بے مکان پھر رہے ہیں۔ مکان نہیں ملتا۔ مزدور ایک روپیہ دہاڑی پر لگ رہے ہیں۔ سب پر عجب ایک حالت وارد ہو رہی ہے۔ لوگوں بچوں۔ جوانوں بڈھوں کے منہ سے بس کر یا ستار یا غفار اللہ [illegible]۔ اسیں بندے گنہگار کہتے ہوئے گلی کوچے میں پھر رہے ہیں غرض ایک قیامت کا نمونہ تھا۔ جو آج صبح نظر کے سامنے سے گزرا۔ اور کئی لوگوں نے سمجھا کہ واقعی قیامت ہی آگئی اور جو مر گئے اُن کے لئے تو سچ مچ گویا قیامت والی ہی آنا فانا موت تھی۔ شملہ۔ دہلی

کشمیر وغیرہ سے تاریں آرہی ہیں کہ وہاں بھی سخت زلزلہ ہوا ہے سا امید ہے۔ کہ قادیان میں بھی ضرور ہوا ہوگا۔ کیونکہ ایک عالمگیر طوفان تھا۔ فی الفور لکھو کہ وہاں تو خیریت رہی (الحمد للہ یہاں خیریت رہی۔ ایڈیٹر) رات کے ۱۲ بجے پھر زلزلہ آنے کی خبر ہے۔ بعض دفتر آج اسواسطے بند ہو گئے۔ کہ لوگ اپنا اپنا بندوبست گھر وغیرہ کا کریں۔ غرض وہ افراتفری ہے کہ ہر شخص اپنی جان کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارا ایک ہم جماعت دہریہ تھا جب سب اس کے ساتھ والے خدا کا نام لینے لگے تو وہ بھی رام رام وغیرہ کرنے لگا۔ جب زلزلہ بند ہو گیا۔ تو کہنے لگا کہ بڑی غلطی ہوئی کہ جان کے خوف سے میرے دل میں بھی خدا کا خیال پیدا ہو گیا۔ یہ میں نے غلطی کی اور میری کمزوری ظاہر ہوئی ورنہ مجھے اسوقت خدا کا نام لینا تو درکنار خدا خدا کہنے والوں پر ہنسنا چاہئے تھا۔ امرتسر میں سنا ہے کہ اسٹیشن کو بہت صدمہ پہونچا ہے ابھی مفصل کیفیت معلوم نہیں ہوئی تم خود اخباروں میں دیکھ لینا بڈھے بڈھے لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی عمر میں ایسا زلزلہ نہ دیکھا تھا۔

۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء محمد اسماعیل میڈیکل کالج لاہور

(۳)۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
سیدی و مولائی حبیبی وحامی سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم۔ یہاں پرسوں سخت زلزلہ آیا۔ قریباً تمام مکانات کو کم و بیش صدمہ پہونچا۔ سرکاری مکانات کو بہت صدمہ پہونچا ہے منٹگمری ہال۔ ٹاؤن ہال۔ سٹیشن ریل۔ مارکٹ۔ لائبریری۔ انکو بہت نقصان پہونچا ہے۔ سٹیشن کے جنوبی طرف دفتر اور ویٹنگ روم سب گر گئے ٹاؤن ہال کی چھتیں گر گئیں۔ اور منٹگمری ہال کی بھی چھتیں گریں۔ اور شاہی مسجد کے مناروں کے پتھر گرے اور سنہری مسجد کے مناروں کے سر گر پڑے اسطرح بہت نقصان ہوا ہے۔ بہت سے مکان گرے اور اکثر شق ہو گئے۔ کسیقدر جانیں بھی ضائع ہوئیں۔ اسوقت تو محض لاہور میں ہی یہ زلزلہ نمونہ محشر سمجھا گیا مگر بعد میں۔ انبالہ۔ مسوری۔ دہلی۔ لودہیانہ۔ کوٹلہ۔ جالندھر۔ امرتسر دہرمسالہ اور راولپنڈی وغیرہ سے خبریں اسی طرح سخت زلزلہ کی آئیں ہیں سنا ہے کہ دہرمسالہ تمام کا تمام زمین سے مل گیا۔ اور بہت سی جانیں ضائع ہوئی ہیں بلکہ ایک روایت ہے کہ صرف پانچ آدمی بچے ہیں اسلئے سخت تشویش دل میں پیدا ہوئی کل حضور کی خدمت میں ایک تار بھی دیا تھا جو غالباً پہونچا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ امید کہ حضور مع اہل وعیال اپنی خیریت سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ تشویش دور ہو۔ سخت تردد ہو رہا ہے یہہ زلزلہ تمام ملک میں سخت ہوا ہے۔ اور سب جگہ سے زیادہ دہرمسالہ میں کہ جہاں قریباً ایک بھی مکان سلامت نہیں رہا۔ سب گر کر زمین کے ساتھ ہموار ہو گئے ہیں سول میں لکھا تھا کہ یورپین عورتیں اور بچے باہر میدان میں سوتے ہیں۔ درخت تک اکھڑ گئے۔ سب جگہ جان و مال کا نقصان ہوا ہے۔ راولپنڈی سے مسوری تک یعنی کوئی ۰۰ میل تک شرقاً غرباً اور ادہر اس تک جنوب تک اس زلزلہ کی خبریں آئی ہیں۔ ابھی اور جگہ کی خبر آئی نہیں۔ نہایت ہی تنگ زمانہ آگیا۔ اور کوئی جگہ امن کی نہیں رہی مگر ہائے افسوس ہماری غفلت وہی ہے سابق۔ استدعاء۔ دعا۔

راقم محمد علی خان
لاہور فیروزپور روڈ ۶ اپریل ۱۹۰۵ء

(۴) بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدوم مکرم بندہ جناب ماسٹر صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

افسوس۔ کل کیسا ہی لوگوں کو صدمہ دکہانے والا وقت تہا۔ اور منگل کی صبح کیسا ہولناک اور مصیبت کا نظارہ اپنے ہمراہ لیے ہوئی آئی۔ جبکہ بعض تو ابھی اپنے بستر پر پڑے ہوئے سو رہے تھے اور بعض نماز فجر ادا کر رہے تھے۔ کہ اچانک خطرناک سخت دہشت ناک اور نہایت ہی ہولناک بھونچال نے انکو آگھیرا۔ اس ہولناک نظارہ کا نہ ہی تو فوٹو کھینچا جاسکتا ہے۔ اور نہ ہی بیان ہو سکتا ہے اس کا بیان کرنا میں اس فقرے میں کافی سمجھتا ہوں۔ کہ جس قدر اس بار موسم سرما میں غیر معمولی سردی پڑی تھی ویسے ہی اس دفعہ غیر معمولی بھونچال آیا ہے۔ سردی کیطرح اکثر لوگ یہی بیان کرتے ہیں کہ ایسا بھونچال نہ کبھی سنا اور نہ دیکھا۔